3

شعبۂ بینکاری

بینکاری کے شعبے نے 2024ء کے دوران قدرے بہتر اور ترقی کرتے معاشی ماحول میں اپنی مضبوطی کا تسلسل برقرار رکھا۔ اثاثوں کی بنیاد 15.8 فیصد توسیع کے ساتھ آخر دسمبر 2024ء تک 53.7 ٹریلین روپے تک پہنچ گئی ، جس میں سرمایہ کاری کے ساتھ قرضوں نے بھی اہم کردار ادا کیا۔ 2024ء میں بہتری لانے والا اہم عامل قرضوں اور ڈپازٹس کا تناسب تھا ، جس کی وجہ سے بینکوں کو قرضے بڑھانے میں مدد ملی اور 2024ء کی چوتھی سہ ماہی میں ڈپازٹس کو استعمال کرنے کے سبب بینکوں کے قرض گیری پر انحصار میں اضافہ ہو گیا۔ متعدد عوامل کے باعث آمدنی کے اظہاریے معتدل رہے ، جن میں آمدنی والے اثاثوں پر کم ہوتی نشانیہ شرحوں کی منتقلی ، ایک بڑے بینک کی جانب سے یکبارگی غیر معمولی اخراجات اور 2024ء میں بینکاری کمپنیوں پر کارپوریٹ ٹیکسوں کی شرح میں اضافہ شامل تھے۔ بینکوں کے اثاثہ جاتی معیار کے اظہاریے تموین میں اضافے (آئی ایف آر ایس 9) ، مالی حالات میں آسانی اور قرض گیروں خصوصاً غیر مالی کارپوریٹ اداروں کی قرض واپس کرنے کی استعداد میں بہتری کے حالات میں ادائیگی قرض کی صلاحیت کو لاحق کمزور خطرات کے عکاس ہیں۔ سیال اثاثوں بمقابلہ واجبات کے لحاظ سے سیالیت کا خاکہ اطمینان بخش رہا ، جسے حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاریاں بڑھنے سے فائدہ پہنچا۔ ایک قدامت پسند ضوابطی نظام کے پس منظر میں بینکوں نے کرنسی اور ایکویٹی کے نرخوں میں اتارچڑھاؤ کے خطرات کا بآسانی مقابلہ کیا ، جبکہ خطرۂ مارکیٹ بھی سرمایہ کاری جزدان کی قدرے مختصر ری پرائسنگ عرصیت کے باعث محدود رہا۔ شرحِ کفایت سرمایہ جیسے ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اظہاریے نہ صرف مزید مضبوط ہو کر 20.6 فیصد تک پہنچ گئے بلکہ کم از کم ضوابطی شرائط سے خاصے زیادہ تھے۔ اسلامی بینکاری اداروں نے اپنی کی نمو کی رفتار اور ٹھوس مالی پوزیشن کو برقرار رکھا ، جس نے بینکاری شعبے کے مجموعی استحکام میں کردار ادا کیا۔

3 شعبۂ بینکاری

پاکستان کے مالی شعبے کے مجموعی اثاثوں میں بینکاری کے شعبے کا حصہ تقریباً 77 فیصد ہے، اس لیے مالی استحکام میں اسے مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ اس شعبے نے اپنی مستحکم کارکردگی کا تسلسل برقرار رکھا اور گزشتہ برس کے مقابلے میں یہ نسبتاً سازگار اور بہتر ہوتے معاشی ماحول میں آپریشنل اور مالی مضبوطی کے لحاظ سے لچکدار رہا۔

بینکاری کے شعبے کے اثاثوں کی بنیاد 15.8 فیصد توسیع کے ساتھ بڑھ کر 53,693 ارب روپے تک پہنچ گئی، جبکہ گذشتہ برس اس میں 29.5 فیصد نمو ہوئی تھی (**شکل 3.1** اور **جدول 3.1**)۔ اس سست رفتاری کا اہم سبب حکومتی تمسکات میں ہونے والی سرمایہ کاریوں میں محدود نمو، اور ایکویٹی اسٹاک اور میوچل فنڈز کی ہولڈنگ میں معمولی سکڑاؤ تھا، اگرچہ قرضوں کی شرحِ نمو خاصی بلند سطح پر رہی جو 20 برسوں میں اس کی بلند ترین سطح تھی۔ تاہم، 2024ء کی چوتھی سہ ماہی میں ہونے والی تبدیلیوں کو سال کے بقیہ حصے کے مقابلے میں بالادستی حاصل رہی۔ اس پس منظر میں آخر 2024ء تک اثاثوں کی بنیاد میں مجموعی سرمایہ کاریوں کا حصہ، جو بیشتر حکومتی تمسکات پر مشتمل ہیں، کم ہو کر تقریباً 55 فیصد (2023ء میں 56.1 فیصد) پر آ گیا (**شکل 3.2**)۔

شکل 3.1: بینکاری شعبے کے اثاثوں میں سالانہ بہاؤ

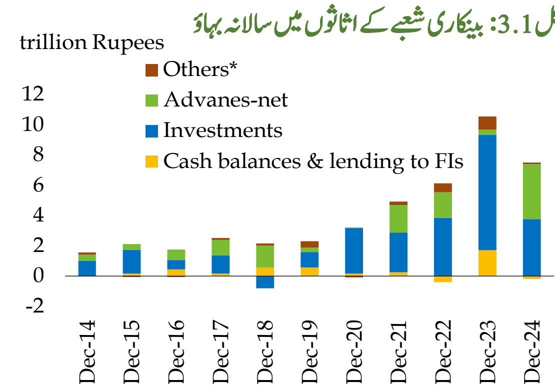

*Others include Fixed assets, Deferred Taxes and Other Assets
Source: State Bank of Pakistan

جدول 3.1: شعبۂ بینکاری کے اہم شماریات اور مالی استحکام کے اظہاریے*

بیلنس شیٹ	2022ء	2023ء	2024ء
		ارب روپے	
مجموعی اثاثے	35,796	46,364	53,693
قرضے۔ خالص	11,818	12,178	15,805
سرمایہ کاریاں۔ خالص	18,400	26,019	29,791
قرض گیری	7,845	11,673	15,006
ڈپازٹس	23,461	29,128	31,792
مجموعی واجبات	33,710	43,577	50,390
خالص اثاثے	2,086	2,787	3,303
منافع / (نقصان) قبل از ٹیکس	703	1,287	1,368
منافع / (نقصان) بعد از ٹیکس	336	642	644
		فیصد	
خطرہ بہ وزن شرح کفایت سرمایہ	17.0	19.7	20.6
غیر فعال قرضے اور مجموعی قرضے	7.3	7.6	6.3
غیر فعال قرضوں کی تموین	89.5	92.7	103.9
خالص غیر فعال قرضے اور خالص قرضے	0.8	0.6	-0.3
خالص غیر فعال قرضے اور خالص قرضے	4.6	2.7	-1.2
اثاثوں پر منافع (قبل از ٹیکس)	2.1	3.1	2.7
اثاثوں پر منافع (بعد از ٹیکس)	1.0	1.6	1.3
ایکویٹی پر منافع (قبل از ٹیکس)	35.3	54.4	45.8
ایکویٹی پر منافع (بعد از ٹیکس)	16.9	27.1	21.5
سیال اثاثے / مجموعی اثاثے	56.6	63.5	60.3
سیال اثاثے / مجموعی ڈپازٹس	86.4	101.1	101.9
قرضے / ڈپازٹس	50.4	41.8	49.7

نوٹ: بینکوں کی جانب سے جمع کروائی گئی غیر آڈٹ شدہ سہ ماہی صورت حال کی رپورٹ (کیوآر سی) پر مبنی۔

ماخذ: بینک دولت پاکستان

حکومتی تمسکات میں سال 2024ء کے دوران 3.3 ٹریلین روپے کا اضافہ ہوا، جو پچھلے سال کے 7.4 ٹریلین روپے اضافے کی نسبت خاصا کم ہے۔ سرکاری تمسکات میں حکومت نے دوبارہ خریداریوں (buybacks) کے ذریعے تقریباً 1.3 ٹریلین روپے کے ٹریژری بلز واپس کیے کیونکہ 2024ء کی تیسری سہ ماہی میں اس کی نقد کے بہاؤ کی پوزیشن میں بہتری آ گئی تھی، اور حکومت نے رواں

شکل 3.2: بینکاری شعبے کے مجموعی اثاثوں میں حصہ

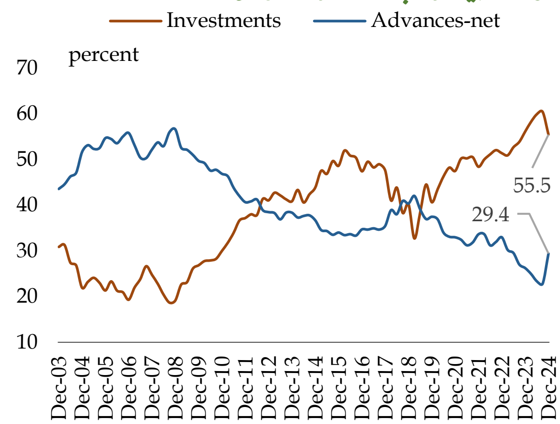

Source: State Bank of Pakistan

شرحِ پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز (پی آئی بیز)، خصوصاً نیم سالانہ کوپن بانڈز کے ذریعے مالی وسائل جمع کیے۔ نیلامیوں کے اعداد و شمار سے ظاہر کرتے ہیں کہ مارکیٹ نے ٹریژری بلز، رواں شرح پی آئی بیز (نیم سالانہ کوپن) اور معین شرح پی آئی بیز میں گہری دلچسپی دکھائی۔ تاہم، حکومت نے 2024ء میں معین شرح پی آئی بیز اور اجارہ صکوک میں ہدف سے کم رقوم قبول کی (**تفصیلات کے لیے دیکھیے باب2: مالی منڈیاں**)۔ یہ رویہ زری پالیسی میں نرمی سے ہم آہنگ تھا، جس میں حکومت نے گرتی ہوئی شرحِ سود سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی، جبکہ بینکوں نے طویل مدتی تمسکات میں سرمایہ کاری کو ترجیح دی۔

شکل 3.3: 2024ء کی چوتھی سہ ماہی میں قرضوں کا سہ ماہی بہاؤ

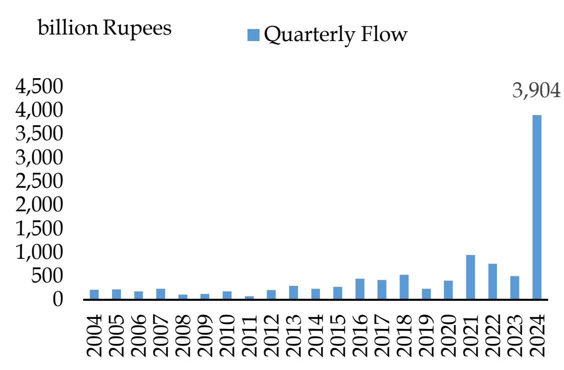

Source: State Bank of Pakistan

شکل 3.4: ایل ایس ایم، بہ وزن اوسط شرحِ قرض گاری اور نجی شعبے کے قرضے (ملکی)

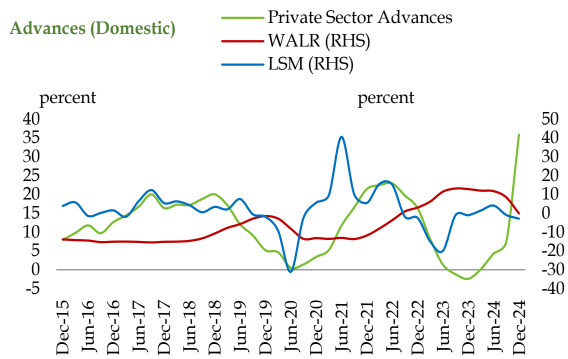

Source: State Bank of Pakistan and Pakistan Bureau of Statistics

"مالی حالات میں آسانی اور معاشی سرگرمی میں بہتری کے باعث قرضوں میں دوبارہ اضافہ ہوا، جبکہ قرضوں اور ڈپازٹس کے تناسب (اے ڈی آر) کو بہتر بنانے کی ترغیب نے بھی اہم کردار ادا کیا۔"

سال 2024ء میں قرضوں میں 29.8 فیصد اضافہ ہوا، جو گزشتہ سال کی 3.0 فیصد کمزور نمو کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے۔ دراصل 2005ء کے بعد قرضوں میں سب سے زیادہ اضافہ ہوا، اگرچہ اس میں بڑی نمو 2024ء کی چوتھی سہ ماہی میں دیکھی گئی (**شکل 3.3**)۔

مجموعی قرضوں میں، مقامی نجی شعبے کے قرضوں — جن کا بینکوں کے مجموعی قرضہ جزدان میں حصہ تقریباً 72 فیصد ہے — میں وسیع البنیاد اضافہ ہوا، اور 2024ء میں 35.8 فیصد (یا 3.2 ٹریلین روپے) کی نمو ہوئی؛ یہ اضافہ خصوصاً 2024ء کی چوتھی سہ ماہی میں مرتکز تھا، کیونکہ سال بسال اضافے کا تقریباً 98 فیصد اسی سہ ماہی میں ہوا۔ قرضوں کی اس نمو کو طلب اور رسد دونوں قسم کے عوامل سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔ طلب کے پہلو سے معاشی بحالی کاروباری اعتماد میں بہتری، مہنگائی میں کمی اور پالیسی ریٹ میں کٹوتیوں (**شکل 3.4**) کے باعث مالی حالات میں آسانی کے نتیجے میں بینکوں کے قرضوں کے لیے نجی شعبے کی طلب میں مضبوط بحالی پر منتج ہوئی (**شکل 3.5**)۔

ٹیکسٹائل، بیمہ، زرعی کاروبار اور سیمنٹ سمیت متعدد شعبوں نے 2024ء کی چوتھی سہ ماہی میں اپنے قرضوں میں اضافہ کیا، جو 2023ء کی چوتھی سہ ماہی کے

شکل 3.5: نجی کاروباری اداروں کی قرضوں کی درخواستیں

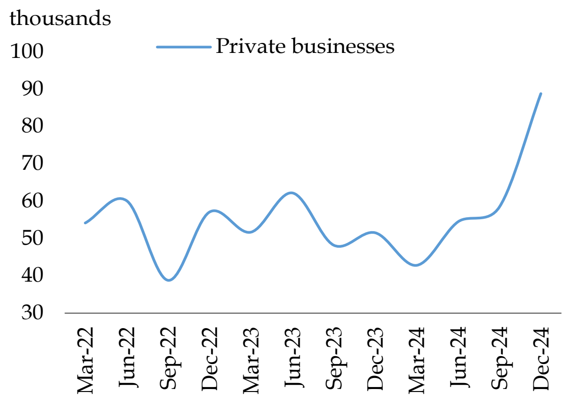

Source: State Bank of Pakistan

مقابلے میں کہیں زیادہ تھا (**جدول 3.2**)۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی جانب سے اکتوبر تا دسمبر 2024ء کے دوران بینکوں کیجانب سے دیے گئے قرضوں کے سروے سے ظاہر ہوتا ہے کہ کاروباری اداروں کی قرضوں کی طلب کو بڑھانے والے اہم عوامل میں ذخائر، جاری سرمائے کی ضروریات اور معین سرمایہ کاری شامل تھے۔

یہ حالات 2024ء کی چوتھی سہ ماہی میں کارپوریٹ اداروں اور چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں (ایس ایم ایز) کے قرضوں کے جزوار بہاؤ کے ڈیٹا سے بھی ہم آہنگ تھا، کیونکہ زیادہ تر کاروباری اداروں نے جاری سرمائے کی ضروریات کے ساتھ طویل مدتی فنانسنگ کے لیے بھی قرضے حاصل کیے۔

رسد کے لحاظ سے حکومت کی جانب سے بینک قرضوں کی واپسی اور غیر بینک مالی شعبے پر بڑھتے ہوئے انحصار نے نجی شعبے کو قرض دینے کے لیے گنجائش پیدا کی۔ حکومتی تمسکات سے حاصل ہونے والی آمدنی پر قرضوں اور ڈپازٹس کی شرح

جدول 3.2: شعبۂ بینکاری کے ملکی نجی قرضے

	2023ء 9 مہینے	2024ء 9 مہینے	2023ء چوتھی سہ ماہی	2024ء چوتھی سہ ماہی
	بہاؤ ارب روپے میں			
کیمیکل اور دواسازی	-115	33	43	117
زرعی کاروبار	33	-39	68	175
ٹیکسٹائل	10	6	14	480
سیمنٹ	-27	-20	-8	115
چینی	-68	102	71	62
جوتے اور چمڑے کے گارمنٹس	-5	-10	2	3
گاڑیاں اور ٹرانسپورٹ کے آلات	-49	8	19	37
مالی	-140	59	-16	845
بیمہ	1	-1	-1	263
الیکٹرانکس اور برقی گھریلو آلات	-44	10	22	27
توانائی کی پیداوار اور ترسیل	-217	-100	22	119
افراد	-66	-51	30	112
دیگر	-84	74	289	793
کل	**-772**	**71**	**554**	**3,148**
مجموعی (علاوہ مالی)	**-631**	**12**	**570**	**2,303**

ماخذ: بینک دولت پاکستان

(اے ڈی آر) سے منسلک ٹیکسوں کی پالیسی نے بینکوں کو اپنی اے ڈی آر بہتر بنانے کے لیے قرضوں کے جزدان میں اضافہ کرنے کی ترغیب دی۔[1] اپنی قرضوں اور ڈپازٹس کی شرح کو بہتر کرنے کے لیے بینکوں نے مختلف شعبوں میں جارحانہ انداز میں قرضے دیے۔ ان شعبوں میں، 'فائنینشلز' میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا، کیونکہ اس کے قرضوں میں 2024ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران 845 ارب روپے کا اضافہ ہوا—جو پچھلے سال اسی مدت میں 16 ارب روپے کی خالص واپسی کے مقابلے میں بہت زیادہ ہیں۔ 'فنانشیلز' کے قرضوں میں اس

[1] فنانس ایکٹ 2021ء کے تحت بینکوں کی وفاقی حکومت کے تمسکات میں سرمایہ کاری سے منسوب آمدنی پر قرضوں اور ڈپازٹس کے تناسب کے 40 فیصد، 40 تا 50 فیصد کے درمیان اور 50 فیصد سے زائد ہونے کی صورت میں بالترتیب 40 فیصد، 37.5 فیصد اور 35 فیصد کی شرحوں سے ٹیکس عائد کیا گیا۔ فنانس ایکٹ 2022ء کے ذریعے وفاقی حکومت کے تمسکات میں سرمایہ کاری سے منسوب بینکوں کی قابلِ ٹیکس آمدنی پر ٹیکس کی شرحوں میں مزید اضافہ کیا گیا۔ ٹیکس سال 2022ء کے لیے قرضوں اور ڈپازٹس کے تناسب کے مختلف سلیبس پر بالترتیب 55 فیصد، 49 فیصد اور 39 فیصد ٹیکس نافذ کیا گیا۔ ٹیکس سال 2023ء اور اس کے بعد ان کے قرضوں اور ڈپازٹس کے تناسب کے سلیبس پر ٹیکسوں کی شرحیں بالترتیب 55 فیصد، 49 فیصد اور 39 فیصد پر برقرار رہیں۔ یہ تبدیلیاں انکم ٹیکس آرڈیننس کے ساتویں شیڈول کے قاعدہ سی 6 کے ضمنی قاعدہ (6اے) کی جگہ نئی شق شامل کر کے کی گئیں۔ ماخذ: ایف بی آر سرکلر C.No.4(21) IT-Budget/2022 مورخہ 21 جولائی 2022ء، جو اس لنک پر دستیاب ہے: https://download1.fbr.gov.pk/Docs/2022721177241469circular15of2002-23.pdf: اگرچہ قرضوں اور ڈپازٹس سے متعلق حکومتی تمسکات کی آمدنی پر ٹیکس کی یہ پالیسی ٹیکس سال 2024ء کے لیے ایف بی آر ایس آر او 226 2023/(I) کے ذریعے واپس لے لی گئی تھی، تاہم ٹیکس سال 2025ء میں اسے دوبارہ نافذ کر دیا گیا۔

بڑے اضافے کا بنیادی سبب بینکوں کی جانب سے دیگر غیر بینک مالی اداروں کو دیے جانے والے قرضے ہیں۔[2]

کاروباری شعبے کے علاوہ، صارفی قرضوں میں مضبوط بحالی ہوئی اور 2024ء کے دوران اس میں 29 **ارب روپے** کا اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ سال 81 ارب روپے کی خالص کمی ہوئی تھی۔[3] بالکل کاروباری شعبے کے قرضوں کی طرح، صارفی قرضوں کے جزدان میں بھی بڑا اضافہ 2024ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران ہوا، جو بنیادی طور پر کریڈٹ کارڈز کے زمرے میں مرتکز تھا۔

نجی شعبے کو دیے گئے قرضوں میں تیزی سے اضافے اور اس کے مقابلے میں سرکاری شعبے کے قرضوں میں صرف 9.2 فیصد کی کمزور نمو کے نتیجے میں 2024ء میں مقامی سرکاری شعبے کے قرضوں کا مجموعی قرضوں میں حصہ کم ہو کر 21.2 فیصد (2023ء میں یہ 25.7 فیصد تھا) رہ گیا۔ اگرچہ ایک بڑی سرکاری کمپنی نے خاصے قرضے (اپنے قرض کی تنظیم نو کے لیے) حاصل کیے، تاہم توانائی سے متعلق کچھ پبلک سیکٹر انٹرپرائزز (پی ایس ایز) کی جانب سے قرضوں کی خالص واپسی نے 2024ء کے دوران پی ایس ایز کے مجموعی قرضوں میں اضافے کو محدود کر دیا۔

ڈپازٹس جمع کرنے کی کوششوں پر اے ڈی آر سے متعلق ٹیکس پالیسی اثرانداز ہوئی----

فنڈنگ کے پہلو سے دیکھا جائے تو سال 2024ء میں ڈپازٹس جمع کرنے کی رفتار سست رہی، اور اس میں 2,664 ارب روپے **یا** 9.1 فیصد اضافہ ہوا۔[4] 2022**ء میں** 8.0 فیصد اضافے سے قطع نظر یہ گذشتہ **21 برسوں** میں سب سے کم اضافہ تھا۔ ڈپازٹس کی کمزور نمو کی بڑی وجہ قرضوں اور ڈپازٹس کے تناسب (اے ڈی آر) سے متعلق ٹیکس عائد کرنے کی پالیسی تھی، کیونکہ بینکوں نے سال کے اختتام پر حکمتِ عملی کے تحت ڈپازٹس میں کمی کر دی (**شکل 3.6**)۔

شکل 3.6: بینکاری شعبے کی فنڈنگ کے اجزائے ترکیبی

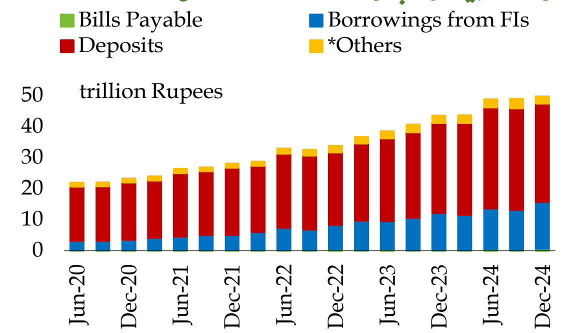

*Other include Sub-ordinated loans, Liabilities against Assets subject to Finance Lease, deferred tax liabilities and other liabilities
Source: State Bank of Pakistan

2022ء کے بعد سال 2024ء بھی ایک اور ایسا سال[5] رہا جب حکومت سے حاصل ہونے والی آمدنی پر اے ڈی آر سے متعلق ٹیکسوں کے اطلاق نے بینکوں کی ڈپازٹس جمع کرنے کی صلاحیت کو خاصا متاثر کیا۔

قرضوں اور ڈپازٹس کے تناسب (اے ڈی آر) کی مجوزہ سطح کو یا تو قرضوں میں اضافہ (شمار کنندہ) کر کے حاصل کیا جاسکتا ہے، یا ڈپازٹس (نسب نما) کو کم کر کے۔ یہ حکمتِ عملی اگرچہ بینکوں کے اے ڈی آر کو بہتر کرتی ہے اور انہیں ٹیکس چارجز سے بچاتی ہے، لیکن یہ معیشت میں قرضوں اور ڈپازٹس کے طویل المدتی رجحانات کو بگاڑ دیتی ہے۔ اس سال بڑے حجم کے ڈپازٹس سے بچنے کی کوشش میں کئی بینکوں نے ایسے ڈپازٹس پر سروس چارجز کا اعلان کیا؛ تاہم، اسٹیٹ بینک کی بروقت مداخلت کے باعث ایسے اقدامات کو واپس لے لیا گیا۔ اس کے باوجود، بلند (اگرچہ کم ہوتے ہوئے) منافع کی شرحوں کے دوران بچت

[2] قرضوں اور ڈپازٹس کے تناسب سے متعلق ٹیکس پالیسی کے نفاذ کے دوران بینکوں نے اپنے قرضوں اور ڈپازٹس کے تناسب کو بہتر بنانے کے لیے غیر بینک مالی اداروں کو قرضوں میں اضافہ کر دیا۔ یہ ایک عارضی رجحان تھا جو سال 2022ء کی چوتھی سہ ماہی میں دیکھا گیا اور سال 2023ء میں معمول پر آگیا، کیونکہ ٹیکس سال 2024ء کے لیے یہ پالیسی واپس لے لی گئی تھی۔ تاہم، سال 2024ء میں اس پالیسی کے دوبارہ نفاذ کے باعث 2024ء کی چوتھی سہ ماہی میں قرضوں اور ڈپازٹس کے تناسب کے دوبارہ اطلاق کے بعد قرضوں کو دوبارہ بڑھانے کی کوششیں کی گئیں۔

[3] یہ اعداد و شمار بینکوں کے ملکی قرضہ جزدان کی عکاسی کرتے ہیں۔

[4] سال 2023ء کے دوران ڈپازٹس میں 5,667 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔

[5] اس سے قبل 2022ء میں 8.0 فیصد کی سست روی بھی اسی نوعیت کی ٹیکس پالیسی کے سبب ہوئی تھی۔

شکل 3.7: ڈپازٹس جمع کرنے کے اجزائے ترکیبی

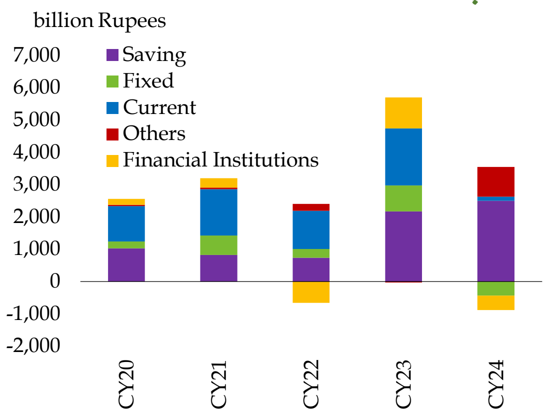

Source: State Bank of Pakistan

ڈپازٹس میں اضافہ ہوا، جس نے 2024ء میں ڈپازٹس کی مجموعی نمو کو سہارا دیا۔ چنانچہ، بچت ڈپازٹس کا حصہ 2023ء میں 35.9 فیصد سے بڑھ کر 2024ء کے اختتام تک 40.8 فیصد ہو گیا(**شکل 3.7**)۔

شکل 3.8: ڈپازٹس اور مجموعی واجبات، اور شعبۂ بینکاری کے مجموعی اثاثے

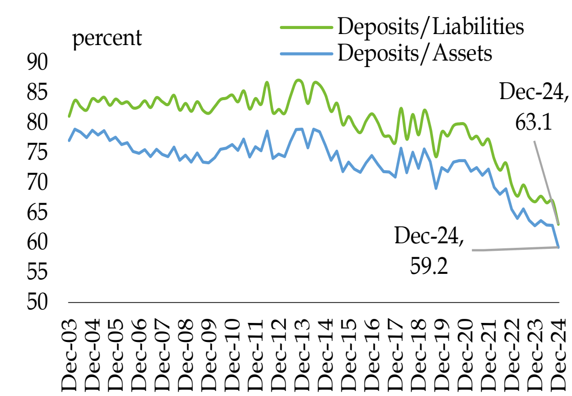

Source: State Bank of Pakistan

اس کے باوجود بلند (اگرچہ کم ہوتے ہوئے) نرخوں کی صورت حال میں بچت ڈپازٹس میں اضافہ ہوا، جس سے 2024ء میں ڈپازٹس کی نمو کے حصول میں مدد ملی۔ لہٰذا، بچت کھاتوں کا حصہ بھی 2023ء کے 35.9 فیصد سے بڑھ کر 2024ء کے اختتام تک 40.8 فیصد ہو گیا(**شکل 3.7**)۔

شکل 3.9: قرض گیری اور مجموعی واجبات اور شعبۂ بینکاری کے مجموعی اثاثے

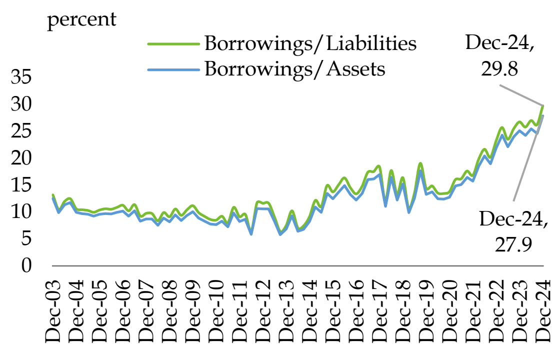

Source: State Bank of Pakistan

ڈپازٹ جمع کرنے میں حائل مشکلات کے باعث مجموعی فنڈنگ میں ڈپازٹس کا حصہ گذشتہ برس کے مقابلے میں آخر 2024ء تک مزید کم ہو گیا(**شکل 3.8**)۔

2024ء کی چوتھی سہ ماہی میں قرض گیری پر انحصار تیزی سے بڑھ گیا۔۔۔

اثاثوں میں نمو 2020ء (کووڈ19ء کی وبا) کے بعد سے مسلسل چوتھے برس ڈپازٹس جمع کرنے کی رفتار کے مقابلے میں زیادہ رہی، اور 2024ء میں بینکوں کا قرض گیری پر انحصار مزید بڑھ گیا۔ قرض گیری 28.5 فیصد اضافے سے بڑھ کر 15 ٹریلین روپے تک پہنچ گئی۔ اگرچہ نمو گذشتہ برس کے مقابلے میں زیادہ رہی، فنڈنگ کی بنیاد میں قرض گیری کا حصہ آخر دسمبر 2024ء تک مزید اضافے کے ساتھ 29.8 فیصد تک پہنچ گیا(**شکل 3.9**)۔ 2024ء میں مرکزی بینک سے حاصل کی گئی اضافی قرض گیری کی سطح تقریباً 82 فیصد رہی۔

آمدنی مستحکم رہی۔۔۔

بینکاری شعبے کی آمدنی تقریباً گذشتہ برس کی مستحکم سطح پر رہی؛ بینکاری کے شعبے کا بعد از ٹیکس منافع بڑھ کر 644 ارب روپے تک پہنچ گیا، جو گذشتہ برس 642 ارب روپے تھا۔ اگرچہ آمدنی میں ہونے والی یہ نمو اثاثوں اور ایکویٹی میں مضبوط اضافے کے بل بوتے پر ہوئی، تاہم نچلی سطح کے اظہاریے یعنی اثاثوں پر منافع معتدل ہو کر 1.3 فیصد (2023ء میں 1.6 فیصد) رہا اور ایکویٹی پر منافع سکڑ کر 21.5 فیصد (2023ء میں 27.1 فیصد) ہو گیا۔ ایکویٹی پر منافع دوبارہ اپنی طویل

مدتی اوسط 1.2 فیصد پر آ گیا، تاہم 2024ء کے لیے ایکویٹی پر منافع اپنی 15.0 فیصد کی طویل مدتی اوسط سے زائد تھا۔[6]

شکل 3.10: منافع بعد از ٹیکس کے اجزائے ترکیبی

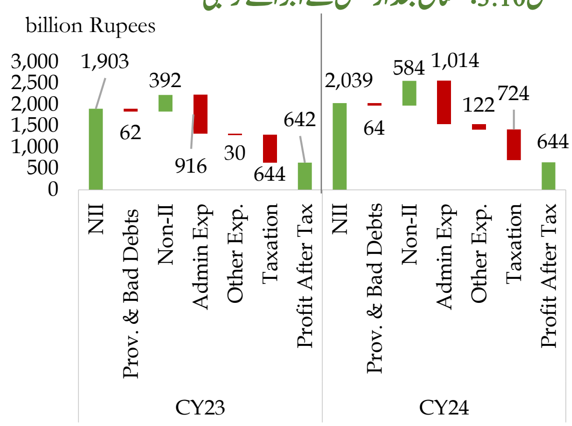

Source: State Bank of Pakistan

سال بسال بنیادوں پر 2024ء کے دوران آمدنی کی نمو گر کر 0.2 فیصد رہ گئی، جبکہ 2023ء میں یہ 90.9 فیصد تھی۔ آمدنی میں کمی کا اہم سبب خالص سودی آمدنی کی سست رفتاری تھی، کیونکہ اسٹیٹ بینک کی پالیسی ریٹ جیسی نشانیہ شرح سود میں کمی کے اثرات اثاثوں کی آمدنی پر منتقل ہونا شروع ہو گئے تھے اور اسی وجہ سے خالص سودی مارجن[7] سکڑ گیا۔ مزید برآں، زیر جائزہ سال کے دوران بینکاری کمپنیوں پر انکم ٹیکس کے بوجھ میں اضافہ ہو گیا، اور ایک بڑے بینک کی جانب سے یکبارگی غیر معمولی اخراجات نے بھی شعبے کی مجموعی آمدنی کو معتدل کرنے میں کردار ادا کیا۔

تاہم، غیر سودی آمدنی خصوصاً تجارتی فوائد سے آمدنی کو سہارا ملا،[8] کیونکہ شرح سود میں کمی کے نتیجے میں معین آمدنی تمسکات (بیشتر حکومتی تمسکات) کی قدر بڑھ گئی، جن کا بینکوں کے آمدنی اثاثوں میں بڑا حصہ ہے (**شکل 3.10**)۔

شکل 3.11: اوسط آمدنی اثاثوں پر سود کی کمائی میں تبدیلی کے اسباب

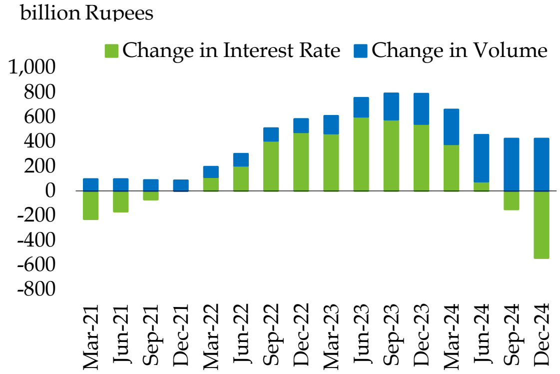

Source: State Bank of Pakistan

سودی آمدنی اور سودی اخراجات میں سال بسال تبدیلیوں کے نرخ و حجم تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ نرخ کے جز کا اثر زیادہ نمایاں تھا اور یہ آمدنی اثاثوں اور سودی واجبات پر آمدنی اور اخراجات دونوں میں کمی کا باعث بنا، خصوصاً 2024ء کی آخری دو سہ ماہیوں کے دوران (**شکل 3.11** اور **شکل 3.12**)۔

بینکاری شعبے کی بیلنس شیٹ میں سرمایہ کاریوں کے بڑھتے ہوئے حصے کے مطابق سرمایہ کاریوں سے سودی / مارک اپ آمدنی کا تناسب مارچ 2019ء سے مسلسل

شکل 3.12: اوسط سودی واجبات پر کمائی گئی آمدنی میں تبدیلی کے اسباب

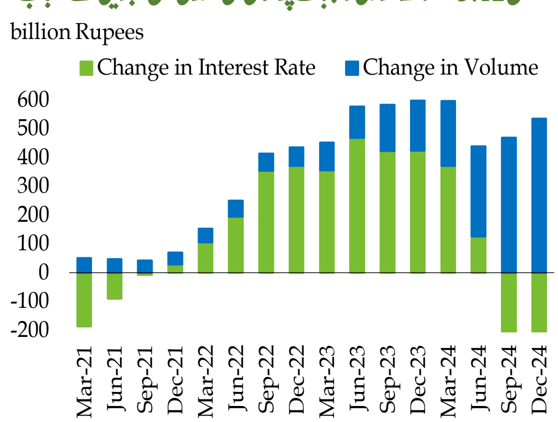

Source: State Bank of Pakistan

---

6 مارچ 2010ء سے دسمبر 2024ء تک اثاثوں پر منافع اور ایکویٹی پر منافع کی سہ ماہی اوسط۔

7 بہ وزن اوسط شرحِ قرض گاری (صفر مارک اپ اور انٹر بینک کو خارج کرکے) میں سال 2024ء کے دوران 707 بیسس پوائنٹس کی کمی آئی، جبکہ بہ وزن اوسط ڈپازٹ کی شرح (صفر مارک اپ اور انٹر بینک کو خارج کرکے) سال 2024ء کے دوران 836 بیسس پوائنٹس کم ہوئی۔ مزید یہ کہ 2024ء میں 3 ماہی کائبور، پالیسی ریٹ سے اوسطاً 56 بیسس پوائنٹس کم رہا، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مارکیٹ نے پالیسی ریٹ میں کمی کو نسبتاً تیزی سے شامل کیا۔ اس رویے کے نتیجے میں قرضوں کے نرخوں کا دوبارہ تعین نسبتاً تیزی سے ہوا، جبکہ عام طور پر قرضوں کے نرخوں کا تعین کچھ وقفے کے بعد ہوتا ہے۔

8 2024ء میں حکومتی تمسکات کی فروخت سے حاصل ہونے والا منافع 94 ارب روپے رہا، جو گذشتہ سال اسی مدت میں 6 ارب روپے تھا۔

بڑھ رہا ہے اور مجموعی سودی آمدنی کے 69 فیصد تک پہنچ چکا ہے، جو ایک بڑے ذریعے یعنی حکومتی تمسکات میں آمدنی کے ارتکاز کو ظاہر کرتا ہے۔

اخراجات کے لحاظ سے سال 2024ء کے دوران آپریٹنگ اخراجات کی نمو سست ہو کر 20.1 فیصد ہو گئی، جو سال 2023ء میں 32.5 فیصد تھی۔ اس کا اہم سبب یہ ہے کہ معیشت میں مہنگائی میں مضبوط کمی نے انتظامی اخراجات کی نمو کو قابو میں رکھا، اگرچہ گذشتہ برس کی نسبت 2024ء میں برانچ نیٹ ورک میں بلند نمو درج کی گئی۔[9]

شکل 3.13: شعبۂ بینکاری کے منافع قبل از ٹیکس اور ٹیکسوں کے چارجز کا رجحان

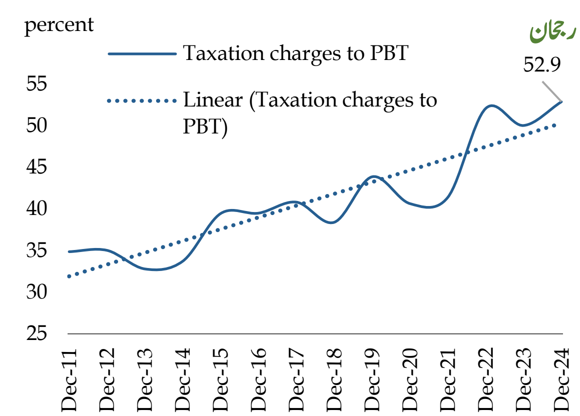

Source: State Bank of Pakistan

خام غیر فعال قرضوں (این پی ایلز) میں تبدیلیوں کے مطابق تموین کے اخراجات بڑھ گئے اور ان کا اثر قدرے محدود رہا۔

تاہم، انکم ٹیکس چارجز میں خاصا اضافہ ہوا جو 2024ء میں قبل از ٹیکس منافع کے 52.9 فیصد تک پہنچ گئے۔ نتیجتاً، 2024ء میں بعد از ٹیکس منافع کو معتدل کرنے

جدول 3.3: شعبۂ بینکاری کے بعد از ٹیکس ایکویٹی پر منافع کی توسیع شدہ ڈوپونٹ تفصیلات

	2022ء	2023ء	2024ء
(الف) ٹیکس کے اثرات یعنی منافع قبل از ٹیکس / منافع بعد از ٹیکس	0.48	0.50	0.47
(ب) آپریٹنگ کارکردگی یعنی منافع قبل از ٹیکس / خالص سودی مارجن	0.60	0.68	0.67
(ج) سودی مارجن یعنی خالص سودی مارجن / سودی آمدنی	0.34	0.30	0.27
(د) اثاثوں پر یافت یعنی سودی آمدنی / اثاثے	0.10	0.16	0.15
(ہ) لیوراجیہ یعنی اثاثے / ایکویٹی	16.65	17.31	16.75
ایکویٹی پر منافع (و= الفxبxجxدxہ)	16.9٪	27.1٪	21.5٪

ماخذ: بینک دولت پاکستان

والا اہم عامل ٹیکسوں کے چارجز تھے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ حالیہ برسوں کے دوران بینکوں کے ٹیکس چارجز میں اضافہ ہوا ہے (**شکل 3.13**)۔ اس بات کی تصدیق **جدول 3.3** میں بینکاری شعبے کے بعد از ٹیکس منافع کے توسیع شدہ ڈوپونٹ تجزیے سے بھی ہوتی ہے۔

بینکوں کی مستحکم اور بامقصد ٹیکس پالیسی مالی استحکام اور مالی شمولیت کے لیے کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔۔۔

پاکستان میں بینکاری کے شعبے کو ٹیکسوں کی قدرے بلند شرح اور بے یقینی سے دوچار ٹیکس پالیسی ماحول کا سامنا ہے۔ بینکوں کے لیے کارپوریٹ ٹیکس کی شرح قدرے بلند ہے۔ بینکوں کے لیے ضروری ہے کہ ان کا کم از کم اداشدہ سرمایہ 10 ارب روپے تک ہو، لہٰذا، بینکوں کی آمدنی عام طور پر کارپوریٹ شعبے کی دیگر فرموں کے مقابلے میں زیادہ ہوتی ہے، جس کی وجہ سے انہیں اضافی ٹیکس دینا پڑتا ہے جو سپر ٹیکس کے نام سے مشہور ہے۔[10] مزید برآں، سال 2022ء اور 2024ء کے لیے حکومتی تمسکات سے بینکوں کی آمدنی پر ایک اور ٹیکس عائد کیا گیا، جس میں ترقی پسند شرح سے اضافہ ہوتا ہے، جو بینکوں کے قرضوں اور

[9] 1,105 نئی شاخوں کے اضافے سے دسمبر 2024ء کے اختتام تک بینکاری شعبے کی مجموعی شاخوں کی تعداد 17,708 ہو گئی۔ ڈیٹا کا ماخذِ: بینک دولت پاکستان۔
https://www.sbp.org.pk/publications/Quarterly/2024/Dec/List-of-Banks-and-Microfinance-Banks-Branches.xlsx

[10] انکم ٹیکس آرڈیننس 2001ء کی سیکشن سی 4، جو فنانس ایکٹ 2021 کے ذریعے متعارف کرائی گئی، کے تحت 150 ملین روپے سے زائد آمدنی کمانے والے افراد پر اضافی 1 فیصد سے 4 فیصد تک ٹیکس عائد کیا گیا ہے، جو ٹیکس سال 2022ء اور اس کے بعد سے لاگو ہے۔ تاہم، ٹیکس سال 2023ء کے لیے بینکاری کمپنیوں کی آمدنی پر یہ سپر ٹیکس 10 فیصد ہو گا، بشرطیکہ سالانہ آمدن 300 ملین روپے سے تجاوز کرے۔ ماخذ: ایف بی آر سرکلر نمبر 2 برائے 2023ء، مورخہ 26 جولائی 2023ء، جو اس لنک پر دستیاب ہے:
https://download1.fbr.gov.pk/Docs/202372617726206 2ExplanatoryCircular.pdf

ڈپازٹس کی اوسط سطح کی بنیاد پر عائد کیا جاتا ہے۔[11] قومی خزانے کے لیے اضافی ٹیکس محاصل پیدا کرنے کے علاوہ قرضوں اور ڈپازٹس سے منسلک اس ٹیکس پالیسی سے بینکوں کو یہ ممکنہ ترغیب مل سکتی ہے کہ وہ اپنے قرضوں کے جزدان میں اضافہ کریں اور معیشت میں معاشی سرگرمیوں کو تقویت دیں۔

تاہم، دیکھنے میں آیا ہے کہ 2024ء کی ابتدائی تین سہ ماہیوں میں نجی شعبے کی جانب سے بینکوں کے قرضوں کی طلب محدود رہی۔ دباؤ کا شکار مجموعی مالی حالات اور بینکوں کے قرضوں کے لیے حکومت کی بلند طلب کے پس منظر میں بینکوں کو قرضے بڑھانے میں مشکلات کا سامنا تھا۔ اپنے ٹیکسوں کے بوجھ کو عملیت پسند بنانے ، اور قرضوں اور ڈپازٹس کی مطلوبہ شرح کے حصول کی خاطر بینکوں نے اپنے اثاثوں اور واجبات کا حکمت عملی کے تحت فعال انداز میں انتظام کرتے ہوئے قرضوں میں جارحانہ اضافہ کیا، اور سب سے اہم بات 2024ء کے آخر میں انہوں نے ڈپازٹس کم کرنے کی کوششیں کیں۔ اس لیے، دسمبر 2024ء میں بینکاری کے شعبے کے قرضوں اور ڈپازٹس کا تناسب بہتری کے ساتھ 53.2 فیصد (ستمبر 2024ء میں 39.7 فیصد) ہو گیا۔ تاہم، حکومت نے قرضوں اور ڈپازٹس کی شرح سے منسلک ٹیکس پالیسی کو واپس لے لیا اور بینکاری کمپنیوں کے لیے ٹیکسوں کی شرح کو 39 فیصد سے بڑھا کر 44 فیصد (ٹیکس سال 2025ء کے لیے) کر دیا۔[12] تاہم، یہ پالیسی معیشت میں بچتوں کو جمع کرنے پر اثر انداز ہوئی اور اس کی وجہ سے بینکوں کی فنڈنگ کا آمیزہ مستحکم ذریعے یعنی ڈپازٹس کے بجائے قرض گیری پر منتقل ہو گیا۔

یہ صورت حال اس حقیقت کی عکاسی کرتی ہے کہ انکم ٹیکس پالیسی بینکاری کے کاروبار کے پیمانے اور وسعت کے ساتھ معیشت میں مالی گہرائی کی سطح اور استحکام پر خاصے اثرات مرتب کر سکتی ہے۔ مالی اداروں کے لیے آمدنی خصوصی اہمیت رکھتی ہے، کیونکہ اس سے مالی اداروں کو مستقبل کے غیر متوقع دھچکوں کے خلاف مالی بفرز کو بڑھانے میں مدد کے ساتھ انسانی وسائل اور ٹیکنالوجیوں میں سرمایہ کاری کی ترغیب ملتی ہے تاکہ وہ اپنے آپریشنز میں مستعدی حاصل کریں اور کاروباری مصنوعات کی رسائی اور افادیت میں اضافہ کر سکیں۔

سال گزرنے کے ساتھ مالی استحکام کو لاحق اہم خطرات میں کمی آ گئی۔۔۔

شعبۂ بینکاری کے استحکام کے نقشے (بی ایس ایس ایم)[13] سے ظاہر ہوتا ہے کہ سال 2024ء کے دوران مالی استحکام کو لاحق خطرات میں مختلف وجوہات کے باعث کمی آئی ہے، جن میں اثاثہ جاتی معیار، کفایت سرمایہ اور باہمی روابط شامل ہیں (**شکل 3.14**)۔ تاہم، ڈپازٹس اور سیالیت کے لحاظ سے دسمبر 2024ء کی سہ ماہی کے دوران تناؤ میں کچھ اضافہ دیکھا گیا، کیونکہ ڈپازٹس کی نمو گر گئی اور سیال

[11] فنانس ایکٹ 2022ء کے تحت بینکاری کمپنیوں کے لیے کارپوریٹ ٹیکس کی شرح بڑھا کر 39 فیصد (35 فیصد سے) کر دی گئی۔ ٹیکس سال 2022ء کے لیے بینکوں پر 4 فیصد سپر ٹیکس (سیکشن 4بی) عائد کیا گیا تھا۔ تاہم، فنانس ایکٹ کے ذریعے متعارف کرائی گئی نئی سیکشن (4سی) کے تحت 300 ملین روپے سے زائد آمدنی کمانے والی بینکاری کمپنیوں پر ٹیکس سال 2023ء کے لیے 10 فیصد سپر ٹیکس نافذ کیا گیا۔ قبل ازیں فنانس ایکٹ 2021ء کے تحت وفاقی حکومت کے تمسکات میں سرمایہ کاری سے منسلک بینکوں کی آمدنی پر قرضوں اور ڈپازٹس کی بنیاد پر مختلف شرحوں سے ٹیکس عائد کیا گیا تھا، جو قرضوں اور ڈپازٹس کا تناسب 40 فیصد، 40ء سے 50 فیصد کے درمیان اور 50 فیصد سے زائد ہونے کی صورت میں بالترتیب 40 فیصد، 37.5 فیصد اور 35 فیصد تھا۔ فنانس ایکٹ 2022ء میں ٹیکس سال 2023ء کے لیے ان شرحوں کو بڑھا کر اے ڈی آر کے ان سلیبس کے لیے 55 فیصد، 49 فیصد اور 39 فیصد مقرر کی گئیں۔ ایف بی آر سرکلر نمبر (21)4 آئی ٹی بجٹ/ 2022ء، بتاریخ 21 جولائی 2022ء جو اس لنک پر دستیاب ہے: https://download1.fbr.gov.pk/Docs/202272117724146 9circular15 of2002-23.pdf۔ اگرچہ یہ پالیسی ٹیکس سال 2024ء کے لیے FBR S.R.O 226 (I)/2023 کے تحت واپس لے لی گئی تھی، مگر ٹیکس سال 2025 میں دوبارہ نافذ ہو گئی۔

[12] انکم ٹیکس (ترمیمی) آرڈیننس 2024، مورخہ 28 دسمبر 2024ء۔

[13] بی ایس ایس ایم میں حالیہ مدت کے مالی صحت مندی کے اظہاریوں کی درجہ بندی ان کی تاریخی سطح کے مقابلے میں کی جاتی ہے۔ یہ مختلف اظہاریوں کی پرسنٹائل درجہ بندی (1 سے 10 کے پیمانے پر) اور کسی مخصوص سمت، مثلاً اثاثہ جاتی معیار (asset quality) ، میں ان اظہاریوں کے اسکور کے خلاصے پر مبنی ہوتا ہے۔ خلاصہ شماریات میں 10 کے قریب قدر کی درجہ بندی بڑھتے ہوئے خطرات کی نشاندہی کرتی ہے، تاہم ضروری نہیں ہے کہ یہ مالی استحکام کو لاحق فوری خدشات کو ظاہر کرے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خلاصہ شماریات تاریخی سلسلہ وار ڈیٹا کی پرسنٹائل درجہ بندی پر مبنی ہوتا ہے، جبکہ سہ ماہی کے اصل اظہاریے اطمینان بخش سطح یا کم از کم ضوابطی تقاضوں سے بلند سطح پر ہو سکتے ہیں۔ بی ایس ایس ایم کا طریقہ کارڈیٹلز، میک کاگرن، میاجیما کے اور پیوگ جے (2010ء) کی تحقیق "کیا آپ عالمی مالی استحکام کا نقشہ بنا سکتے ہیں؟"۔ آئی ایم ایف ورکنگ پیپرز 42-1۔

3.14: شعبۂ بینکاری کے استحکام کا نقشہ

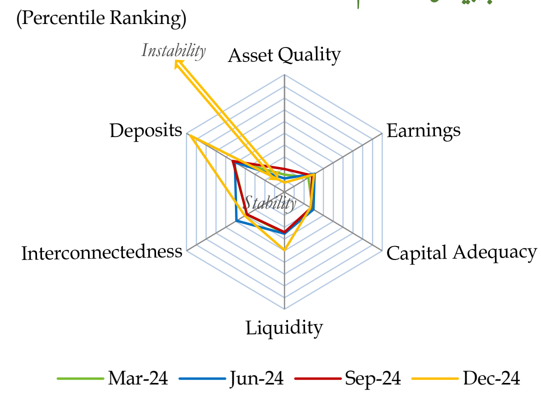

Source: State Bank of Pakistan

اثاثوں کی نمو معتدل ہو گئی۔ اہم خطرات کے محرکات پر باب کے اگلے حصوں میں بحث کی گئی ہے۔

3.1 خطرۂ قرض

خطرۂ قرض کا شمار شعبۂ بینکاری کو درپیش اہم مالی خطرات میں کیا جاتا ہے، کیونکہ بینکوں کے مجموعی خطرہ بہ وزن اثاثوں کا تقریباً 70 فیصد ان پر مشتمل ہے۔ تاہم، اثاثہ جاتی معیار کے اظہاریوں سے کسی قسم کے سنگین خدشات کی عکاسی نہیں ہوتی۔ غیر فعال قرضوں اور قرضوں کا تناسب دسمبر 2024ء میں گر کر 6.3 فیصد پر آ گیا، جو دسمبر 2023ء میں 7.6 فیصد تھا۔ تاہم، یہ امر قابل ذکر ہے کہ انفلیشن کے تناسب میں تقریباً 130 بی پی ایس کی بہتری کا اہم سبب 2024ء کی آخری سہ ماہی میں بینکوں کے قرضہ جزدان میں تیزی سے اضافہ تھا۔ اس سے قطع نظر، بینکوں کے پاس غیر فعال قرضوں کے موجودہ اسٹاک کے لیے تموین کی مناسب رقم موجود ہے، اور مجموعی قرضہ جاتی الاؤنسز اور تموین کی رقم غیر فعال قرضوں (این پی ایلز) سے زائد ہے، یعنی تموین اور غیر فعال قرضوں کا تناسب 103.9 فیصد ہے (**شکل 3.15**)۔ خام غیر فعال قرضوں میں 2024ء میں 73 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 71 ارب روپے تک بڑھے تھے۔ 2024ء میں خام غیر فعال قرضوں میں اضافے کا اہم سبب ملکی آپریشنز تھے، جس سے مقامی عوامل کے ساتھ بعض منفرد عوامل کے اہم کردار کی عکاسی ہوتی ہے، اگرچہ پاکستانی روپے اور ڈالر کی مساوات کے استحکام نے بھی پاکستانی بینکوں کے بیرون ملک آپریشنز کے غیر فعال قرضوں میں کم اضافے میں کردار ادا کیا۔

قرضہ جاتی نقصان الاؤنس اور عمومی تموین میں 2024ء کے دوران 187 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جو گذشتہ برس کے اضافے کی نسبت 95 ارب روپے زیادہ ہے۔ اس اضافے کا ایک اہم سبب 2024ء میں آئی ایف آر ایس 9 کا متعارف کروایا جانا تھا، جس کا نتیجہ ممکنہ طور پر متوقع قرضہ جاتی نقصان کی تخلیق کی صورت میں برآمد ہوا۔[14] توقع ہے کہ اس سے بینکوں کے خطرے کے انتظام کے طریقوں اور نقصان کو جذب کرنے کی صلاحیت دونوں بڑھے گی۔

شعبہ وار تبدیلیوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ 2023ء کے دوران غیر فعال قرضوں میں بڑا حصہ رکھنے والے ٹیکسٹائل شعبے کے غیر فعال قرضوں میں 7 ارب روپے کی نمایاں کمی واقع ہوئی۔ 2024ء میں ٹیکسٹائل برآمدات سے بہتر آمدنی نے شعبے کو اپنے غیر فعال قرضے کم کرنے میں مدد کی۔[15] دیگر اہم شعبوں میں سیمنٹ اور کیمیکلز اور دواسازی کے غیر فعال قرضوں میں بالترتیب تقریباً 3 ارب روپے اور 2 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ سیمنٹ کے معاملے میں 2024ء میں اس شعبے کی

شکل 3.15: شعبۂ بینکاری کے اثاثہ جاتی معیار کے اظہاریے

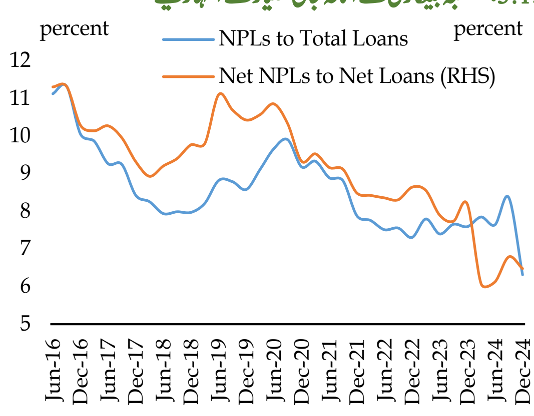

Source: State Bank of Pakistan

14 انٹرنیشنل فنانشل رپورٹنگ اسٹینڈرڈ (آئی ایف آر ایس) 9 کے تحت قرضوں اور سرمایہ کاری جیسے مالی آلات پر نقصان کے بجائے متوقع قرضہ جاتی نقصان کے طرز فکر کے تحت تموین کو مختص کیا جاتا ہے۔

15 2024ء میں ٹیکسٹائل برآمدات 5.9 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 16.7 ارب امریکی ڈالر تک پہنچ گئیں، جبکہ 2023ء میں یہ 15 فیصد سال بسال کم ہوئی تھیں۔ ڈیٹا کا ماخذ: بینک دولت پاکستان۔

شکل 3.16: خام غیر فعال قرضوں میں شعبہ وار تبدیلی

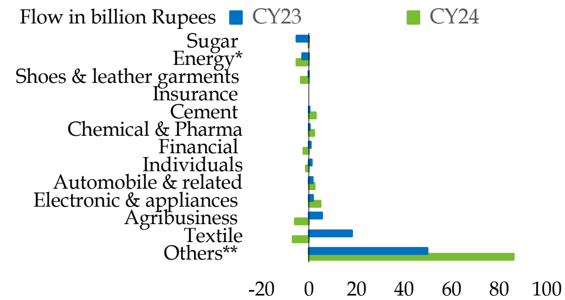

*Production and Transmission of Energy
**Others mainly include manufacturers of food products, paper & paper products, coke & refined petroleum products, basic metals, construction, wholesale & retail trade, and communication
Source: State Bank of Pakistan

ترسیلات میں کمی اور کمزور تعمیراتی سرگرمیوں کا نتیجہ سیمنٹ کے شعبے میں کچھ قرض گیروں کے فعال قرضوں کو بڑھانے کا باعث بنا (**شکل 3.16**)۔[16] لوہا اور فولاد، تعمیرات، اور غذائی اجزا کی پروسیسنگ جیسے بعض شعبوں نے مخصوص شعبہ جاتی مسائل اور کچھ قرض گیروں کے انفرادی عوامل کے باعث غیر فعال قرضوں (این پی ایلز) میں اضافہ درج کیا۔

شکل 3.17: بینکوں کا درجہ بندی اور غیر درجہ بند انکشاف

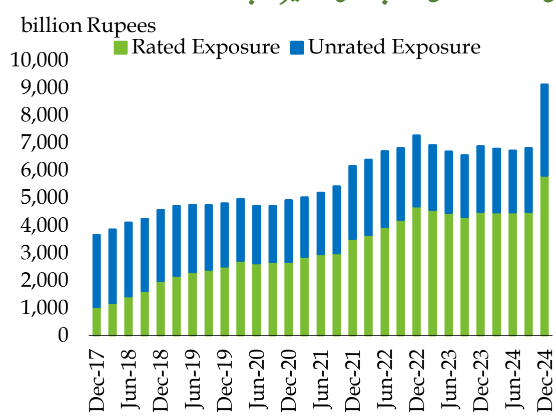

Source: State Bank of Pakistan

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ بینکوں کے قرضہ جزدان کا بڑا حصہ بڑے کارپوریٹ قرض لینے والوں پر مشتمل ہے۔ آخر دسمبر 2024ء تک کارپوریٹ اور کمرشل قرضہ جزدان میں درجہ بندی کے حامل قرض گیروں کا حصہ تقریباً 64 فیصد تھا (**شکل 3.17**)۔ مزید برآں، درجہ بند قرضوں میں سے تقریباً 54 فیصد کے خطرۂ قرض کا وزن 20 فیصد ہے، جس سے قرض گیروں کی بہتر قرضہ جاتی ساکھ کی عکاسی ہوتی ہے، جن کے کاروبار کا ٹریک ریکارڈ مستحکم اور کارپوریٹ نظم و نسق کا مستعد فریم ورک موجود ہے۔

بلند درجہ بندی کے حامل ان قرض گیروں کے پاس یہ آپشن ہوتا ہے کہ وہ اپنے قرضوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے سرمایہ منڈی سے رجوع کریں، تاہم متعدد وجوہات کے باعث وہ بینکوں سے قرض لینے کو ترجیح دیتے ہیں جن میں بینکوں کی لچکدار کریڈٹ لائنز اور ملکی سرمایہ منڈی کی محدود رسائی شامل ہیں۔

مرکزی بینک کو مالی استحکام اور پائیدار معاشی نمو کے لیے ایک ترقی یافتہ سرمایہ منڈی کی اہمیت کا ادراک ہے۔ اسی لیے، اسٹیٹ بینک سرمایہ منڈی کو ترقی دینے کے لیے نہ صرف سیکورٹیز اینڈ ایکس چینج کمیشن آف پاکستان کے ساتھ تعاون کررہاہے بلکہ اس نے کارپوریٹ نظم و نسق کے نظام کو فروغ دینے اور فنڈنگ کے لیے فرموں کو سرمایہ منڈی تک رسائی کی ترغیب دینے کے لیے اپنے ضوابط میں تبدیلیاں متعارف کرائی ہیں۔[17]

دباؤ کی جانچ کے نتائج ظاہر کرتے ہیں کہ عمومی لحاظ سے بینکاری کا شعبہ خطرۂ قرض کے مختلف عوامل کے مقابلے میں خاصا لچکدار ہے۔۔۔

اسٹیٹ بینک قرضوں، مارکیٹ اور سیالیت کے خطرات سے متعلق دباؤ کی جانچ کے تجزیوں کے نتائج کا باقاعدگی سے انعقاد اور انہیں شائع کرتا ہے۔ دباؤ کی جانچ کے تازہ ترین نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ بینکاری کا شعبہ خطرۂ قرض کے مختلف

[16] سہ ماہی جی ڈی پی کے اعداد و شمار کے مطابق تعمیراتی شعبے کی جی ڈی پی میں اکتوبر تا دسمبر 2024ء کی سہ ماہی کے دوران سال بہ سال بنیاد پر مسلسل پانچویں بار کمی ریکارڈ کی گئی۔ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات۔

[17] مثلاً، اسٹیٹ بینک کے محتاطیہ ضوابط کے تحت بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں (ڈی ایف آئیز) پر کارپوریٹ شعبے کو قرضہ فراہم کرنے کے لیے قرض گیر کے آڈٹ شدہ مالیاتی گوشوارے فراہم کرنے کی لازمی شرط عائد ہے۔ اسی طرح، بڑے غیر درجہ بند قرض گیروں کو قرضہ دینا (جن کا مجموعی انکشاف 3 ارب روپے سے زائد ہو) بینکوں اور ڈی ایف آئیز کے لیے زیادہ سرمایہ جاتی چارج کا باعث بنتا ہے، جس سے بڑے قرض گیروں کو اپنی درجہ بندی کے حصول کی ترغیب ملتی ہے، جو شیئرز، بانڈز اور صکوک کی صورت میں سرمایہ منڈی سے فنڈنگ حاصل کرنے کے لیے بھی ضروری ہے۔

عوامل کے شدید لیکن معقول دھچکوں کے مقابلے میں مناسب حد تک لچکدار ہے، جس سے قرضوں کے محدود خطرے کے ساتھ سرمائے کی موزوں دستیابی کی عکاسی ہوتی ہے، جسے بینک غیر متوقع نقصانات کے لیے اپنے پاس رکھتے ہیں (**جدول 3.4**)۔

3.2 خطرۂ منڈی

آخر دسمبر 2024ء تک خطرۂ منڈی کا سرمایہ چارج ضوابطی سرمائے کے تقاضوں کے صرف 7.0 فیصد پر مشتمل تھا۔ اس محدود سرمایہ چارج کا سبب بینکاری کے شعبے کا زرِ مبادلہ اور ایکویٹی مارکیٹوں میں محدود انکشاف ہے۔ بینکوں کی تحویل میں حکومتی تمسکات میں خاصے اضافے کے باعث زیرِ جائزہ برس کے دوران خطرۂ منڈی کے سرمایہ چارج میں اضافہ ہو گیا؛ تاہم یہ اضافہ حکومتی تمسکات کے

جدول 3.4: شعبۂ بینکاری (قرضے کے دھچکے) کی دباؤ کی جانچ (حساسیت کا تجزیہ)

دھچکے کی تفصیلات	**شرح کفایت سرمایہ کے حامل بینکوں کی تعداد***			
	< 0%	**0% – 8%**	**8% – 11.50%**	**> 11.5%**
دھچکے سے پہلے کی پوزیشن	**2**	**0**	**0**	**28**
دھچکے کے بعد کی پوزیشن	**< 0%**	**0% – 8%**	**8% – 11.50%**	**> 11.50%**
اگر 10 فیصد فعال قرضے غیر فعال ہو جائیں 50 فیصد غیر معیاری قرضے تنزلی کے بعد مشکوک کے زمرے میں شامل ہوں 50 فیصد مشکوک قرضے نقصان میں بدل جائیں	2	-	-	28
سرفہرست تین نجی قرض گیروں / گروپس (فنڈ پر مبنی) کے قرضہ جاتی انکشافات کی نادہندگی، بشمول واجب الادا یا حد تک، جو بھی بلند ہو اور قرض گیر کی ٹی ایف سیز، ایکویٹی وغیرہ میں سرمایہ کاریاں، کٹوتیوں کی خالص، جن کی تعریف نظر ثانی شدہ محتاطیہ ضوابط میں کی گئی ہے	2	1	1	26
سرفہرست تین نجی قرض گیروں / گروپس (فنڈ اور غیر فنڈ پر مبنی) کے قرضہ جاتی انکشافات کی نادہندگی، بشمول واجب الادا یا حد تک، جو بھی بلند ہو اور قرض گیر کی ٹی ایف سیز، ایکویٹی وغیرہ میں سرمایہ کاریاں، کٹوتیوں کی خالص، جن کی تعریف نظر ثانی شدہ محتاطیہ ضوابط میں کی گئی ہے	2	1	1	26
غیر معیاری نچلی درجہ بندی والے تمام غیر فعال قرضوں کی مشکوک اور تمام مشکوک قرضوں کی نقصان کے زمرے پر منتقلی	2	-	-	28
خالص غیر فعال قرضوں کے 25 فیصد کے مساوی غیر فعال قرضوں پر تموین میں اضافہ	2	-	-	28
غیر فعال قرضوں اور قرضوں کے تناسب میں اضافہ، انفرادی بینکوں کے غیر فعال قرضوں اور قرضوں کے تناسب میں تاریخی زیادہ سے زیادہ سہ ماہی اضافے کے مساوی	2	-	1	27
تمام بینکوں کے غیر فعال قرضوں میں اضافہ، تاریخی زیادہ سے زیادہ اضافے کے مساوی	2	-	-	28
ٹیکسٹائل شعبے کے غیر فعال قرضوں اور قرضوں کے تناسب میں اضافہ، ان بینکوں میں تاریخی زیادہ سے زیادہ سہ ماہی اضافے کے مساوی	2	-	-	28
صارفی شعبے کے غیر فعال قرضوں اور قرضوں کے تناسب میں اضافہ، ان بینکوں کے تاریخی زیادہ سے زیادہ سہ ماہی اضافے کے مساوی	2	-	-	28
زرعی اور ایس ایم ای شعبے کے غیر فعال قرضوں اور قرضوں کے تناسب میں اضافہ، جو ان بینکوں کے تاریخی زیادہ سے زیادہ سہ ماہی اضافے کے مساوی ہو	2	-	-	28

ماخذ: بینک دولت پاکستان

شکل 3.19: باز قدر پیمائی فاضل / تمسکات پر خسارہ

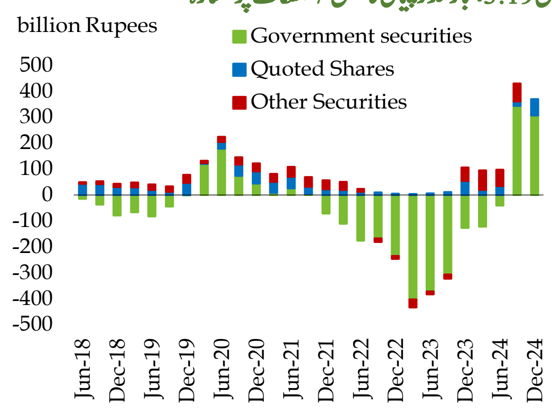

Source: State Bank of Pakistan

اسٹاک میں ہونے والی نمو کے مقابلے میں کمزور تھا، کیونکہ ایسے تمسکات کی اوسطاً خاصی مختصر ری پرائسنگ عرصیت تھی، جس سے بینکوں کی قلیل مدتی یا رواں شرح ٹریژری آلات میں زیادہ سرمایہ کاری کی عکاسی ہوتی ہے (**شکل 3.18**)

شکل 3.18: خطرۂ منڈی کے لیے سرمایہ چارج

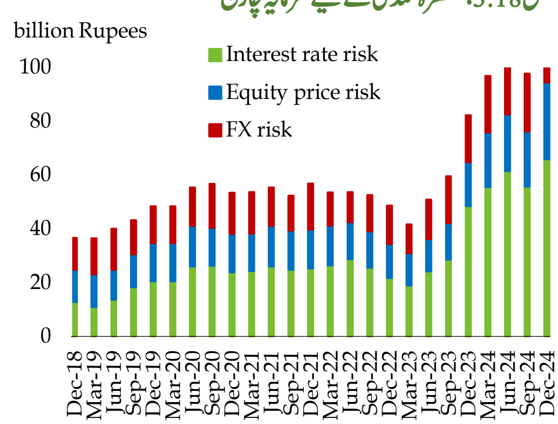

Source: State Bank of Pakistan

(تفصیلات کے لیے دیکھیے **باب 2**)۔

آخر 2024ء تک باز قدر پیمائی کے نقصانات کم ہو کر سرپلس ہو گئے---

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ 90 فیصد سے زائد حکومتی تمسکات کو دیگر جامع آمدنی (ایف وی او سی آئی)، دستیاب برائے فروخت کے نام سے مشہور، اور نفع اور نقصان (ایف وی ٹی پی ایل)، دستیاب برائے تجارت کی حیثیت سے مشہور کے زمروں کے ذریعے مناسب مالیت میں رکھا گیا۔ دونوں زمرے بینکوں کے ایکویٹی اور سرمایہ کشن میں ان تمسکات کی مناسب مالیت کو ظاہر کرنے کے لیے شرح سود میں تبدیلیوں کی باقاعدگی سے مارک ٹو مارکیٹ ردوبدل سے مشروط ہیں۔ آئی ایف آر ایس 9 کے اطلاق سے ان تمسکات کی مناسب مارکیٹ مالیت کی جانچ کو مزید تقویت ملی ہے، جس سے بینکوں کے خطرۂ منڈی کی جانچ کو مزید بہتر بنانے میں مدد ملتی ہے۔

اسٹیٹ بینک نے 2024ء کے آخری سات مہینوں کے دوران پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 900 بی پی ایس کٹوتی کی، جس کے نتیجے میں معین آمدنی تمسکات کی مالیت بڑھ گئی اور آخر 2024ء تک ایف وی او سی آئی یا دستیاب برائے فروخت کے حکومتی تمسکات پر باز قدر پیمائی کا فاضل بڑھ کر 307 ارب روپے (آخر 2023ء تک 127 ارب روپے کے باز قدر پیمائی خسارے سے) ہو گیا۔ ایکویٹی مارکیٹ کی بحالی اور ایکویٹی قیمتوں میں اضافے کے ساتھ تمام تمسکات پر باز قدر پیمائی کا مجموعی سرپلس آخر 2024ء تک بڑھ کر 480 ارب روپے تک پہنچ گیا (**شکل 3.19**)۔

شکل 3.20: نرخ حساس اثاثوں اور واجبات کا فرق بلحاظ مجموعی اثاثوں کا فیصد

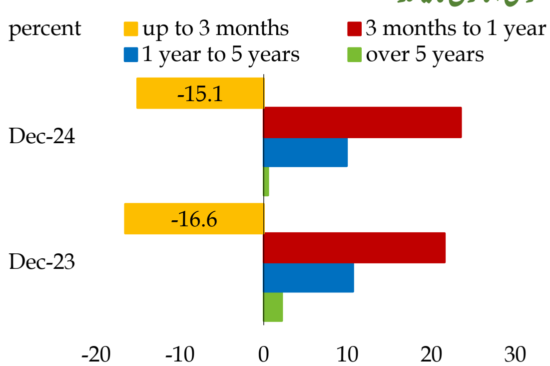

Source: State Bank of Pakistan

رواں شرح تمسکات کا اکتشاف بڑھ گیا---

بینکوں نے اپنے حکومتی تمسکات میں رواں شرح جزدان کے مشترکہ حصے میں بھی حکمت عملی کے تحت اضافہ کیا ہے۔ آخر 2024ء تک حکومتی تمسکات میں رواں شرح تمسکات کا حصہ 58.3 فیصد (آخر 2023ء میں 55.7 فیصد) تھا۔ یہ صورت حال مؤثر مدت اور شرح سود میں تبدیلیوں کے مقابلے میں حساسیت کو کم کر دیتی ہے، جو خطرۂ منڈی کا انتظام کرنے کے حوالے سے خوش آئند ہے۔ ایف وی او

سی آئی (دستیاب برائے فروخت) زمرے میں رکھے ہوئے حکومتی تمسکات کی معین شرح کے ساتھ بہ وزن اوسط مدت 1.26 برس اور رواں شرح تمسکات کی مدت صرف 0.23 سال ہے۔ اسی طرح ایف وی ٹی پی ایل زمرے میں رکھے ہوئے حکومتی تمسکات کی بہ وزن اوسط مدت 0.44 برس اور رواں شرح تمسکات کی مدت صرف 0.19 سال ہے۔

اسی طرح، بینکاری کے شعبے نے نرخ حساس اثاثوں اور واجبات کے درمیان قیمتوں کے دوبارہ تعین میں کافی محدود فرق کو برقرار رکھا (**شکل 3.20**)۔

بازار کی شرحوں میں تبدیلی کے مقابلے میں بینک مضبوط لچکداری کے عکاس ہیں۔۔۔

بینکاری کے شعبے نے مارکیٹ کے نرخوں، یعنی خط یافت، ایکویٹی کی قیمتیں اور شرح مبادلہ، کو لگنے والے شدید دھچکوں کے مقابلے میں مناسب لچکداری برقرار رکھی ہے۔ دباؤ کی جانچ کے حالیہ تازہ ترین نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ نرخوں میں شدید اتار چڑھاؤ کی صورت میں بھی بینکوں نے کم از کم شرحِ کفایت سرمایہ (سی اے آر) کے ضابطے پر عملدرآمد کیا ہے (**جدول 3.5**)۔

3.3 خطرۂ سیالیت

بیلنس شیٹ پر مبنی اظہاریے 2024ء میں سیالیت کے اطمینان بخش خاکے کو ظاہر کرتے ہیں۔۔۔

اثاثوں کے مقابلے میں حکومتی تمسکات میں کم اضافے کے سبب بیلنس شیٹ پر مبنی سیالیت کے اظہاریوں میں معمولی اعتدال دیکھا گیا۔ تاہم، 2024ء کے دوران بینکاری کے شعبے کی سیالیت کا خاکہ اطمینان بخش رہا، جس کی عکاسی اس شعبے کے سیالیت سے متعلق ایف ایس آئیز میں بھی ہوتی ہے (**شکل 3.21**)۔ آخر دسمبر 2024ء تک سیال اثاثوں نے مجموعی ڈپازٹس اور قلیل مدتی واجبات

جدول 3.5: شعبۂ بینکاری (مارکیٹ کے دھچکے) کی دباؤ کی جانچ (حساسیت کا تجزیہ)

دھچکے کا بیان	شرح کفایت سرمایہ کے حامل بینکوں کی تعداد*			
	< 0٪	0٪ – 8٪	8٪ – 11.50٪	> 11.5٪
دھچکے سے پہلے کی پوزیشن	**2**	**0**	**0**	**28**
دھچکے کے بعد کی پوزیشن	**< 0٪**	**0٪ – 8٪**	**8٪ – 11.50٪**	**> 11.50٪**
خطِ یافت کی متوازی اوپر منتقلی۔ تمام عرصیتوں کی شرح سود میں 300 بی پی ایس کا اضافہ	2	–	–	28
تین ماہ، چھ ماہ، ایک سال، تین سال، 5 سال اور 10 سال کی عرصیتوں پر شرح سود میں اضافے کے ساتھ خطِ یافت میں تیزی، جو تاریخی طور پر زیادہ سے زیادہ سہ ماہی اضافے کے مساوی ہو۔	2	–	–	28
3 ماہ، 6 ماہ، 1 سال، 3 سال، 5 سال اور 10 سال کی عرصیتوں پر شرح سود میں کمی کے ساتھ خطِ یافت کا ہموار ہونا جو تاریخی طور پر زیادہ سے زیادہ سہ ماہی اضافے کے مساوی ہو۔	2	1	–	27
صرف سرمایہ کاری جزدان کے شرح سود میں 100 بی پی ایس اضافے کا اثر	2	–	–	28
پاکستانی روپے کی شرح مبادلہ میں 30 فیصد تک کمی	2	–	–	28
پاکستانی روپے کی شرح مبادلہ میں 25.3 فیصد کمی جو امریکی ڈالر کے مقابلے میں روپے میں تاریخی لحاظ سے سہ ماہی کے دوران بلند ترین کمی ہو	2	–	–	–
پاکستانی روپے کی شرح مبادلہ میں 7.10 فیصد اضافہ جو تاریخی لحاظ سے امریکی ڈالر کے مقابلے میں روپے میں تاریخی لحاظ سے سہ ماہی کے دوران بلند ترین اضافہ ہو	2	–	–	28
عمومی ایکویٹی قیمتوں میں 36.1 فیصد کمی جو اشاریے میں زیادہ سے زیادہ کمی کے مساوی ہو	2	–	1	27
عمومی ایکویٹی قیمتوں میں 50 فیصد کمی	2	1	–	27

* علاوہ ایس ایم ای اور پی پی سی بی ایل

بینک دولت پاکستان

دونوں کا احاطہ کیے رکھا۔ سیالیت کا اطمینان بخش خاکہ بینکوں کی جانب سے سیال (حکومتی) تمسکات میں خاصی سرمایہ کاریوں کا عکاس ہے۔ ٹریژری آلات کی ایک خاصی ترقی یافتہ اور فعال ثانوی مارکیٹ موجود ہے، جس سے بینکوں کو روزمرہ سیالیت کی ضرورتوں کو پورا کرنے میں مدد ملتی ہے۔

شکل 3.21: شعبۂ بینکاری کی سیالیت کے اظہاریے

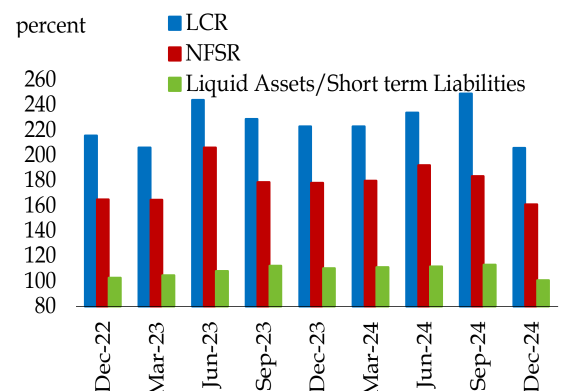

Source: State Bank of Pakistan

بازل سوم سیالیت کے تناسبات یعنی سیالیت کی کوریج کا تناسب اور خالص مستحکم فنڈنگ تناسب ظاہر کرتا ہے کہ بینکاری کے شعبے نے مجوزہ نشانیوں پر عملدرآمد کیا۔ آخر دسمبر 2024ء تک بینکاری کے شعبے میں سیالیت کی کوریج کا تناسب 206.0 فیصد تھا، جو 100 فیصد کی ضوابطی شرائط سے خاصا زیادہ ہے۔ اسی طرح، خالص مستحکم فنڈنگ کا تناسب بھی آخر دسمبر 2024ء تک 161 فیصد کی مستحکم سطح پر رہا (**شکل 3.21**)، جس سے مالی سیالیت کے اطمینان بخش خاکے کی عکاسی ہوتی ہے۔

ڈپازٹس کے مقابلے میں اثاثوں کی بنیاد میں قدرے محدود نمو کے باعث مارکیٹ کی سیالیت دباؤ میں رہی۔۔۔

چونکہ ڈپازٹس کی نمو اثاثوں کی نمو سے مطابقت نہیں رکھ سکی، اس لیے مارکیٹ کو سیالیت کے فرق کا سامنا کرنا پڑا، جس کے نتیجے میں شرح سود میں اضافے کا دباؤ بڑھ سکتا تھا۔ اس پس منظر میں 2024ء کے دوران بازارِ زر کے سودوں کے اوسط ادخالات خاصی بلند سطح پر رہے۔ بازارِ زر کے سودوں کے ادخالات میں خصوصاً دسمبر 2024ء کے دوران کچھ اتار چڑھاؤ اس وقت دیکھا گیا، جب بینک قرضے جاری کرنے اور ڈپازٹس کو محدود کر کے اپنے قرضوں اور ڈپازٹس کے تناسب کا فعال انتظام کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ تفصیلی تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ بینکوں نے اپنی ڈپازٹس کی بنیاد (خصوصاً مالی اداروں اور پی ایس ایز کے بڑے حجم کے ڈپازٹس) کا خاصا حصہ کم کیا۔[18] اس لیے، زیرِ جائزہ مدت کے دوران بینکوں کا قرضوں کے لیے خصوصاً اسٹیٹ بینک پر انحصار کافی بڑھ گیا۔ تاہم، اسٹیٹ بینک کے فعال زری پالیسی آپریشنز کے باعث بازارِ زر کسی نمایاں تعطل یا پالیسی ریٹ سے انحراف کے بغیر مؤثر انداز میں کام کرتی رہا (تفصیلات کے لیے دیکھیے **باب 2** میں بازارِ زر کا سیکشن)۔

سیالیت کے مفروضہ دھچکوں سے متعلق دباؤ کی جانچ کے نتائج (واحد عامل حسیت کے تجزیے پر مبنی) سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ بینک اپنے بیشتر صارفین کی جانب سے 5 دنوں کے لیے 10 فیصد رقوم نکلوائے جانے کے عمل کو برداشت کر سکتے ہیں۔ تاہم تھوک ڈپازٹس اور غیر محفوظ قرض گیری کے 50 فیصد تک ڈپازٹس نکلوانے کے زیادہ شدید مفروضاتی دھچکے کی صورت میں کچھ غیر نظامیاتی بینکوں (مارکیٹ میں معمولی حصہ کے حامل) کو تین دن کے بعد سیالیت کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔[19]

شکل 3.22: آپریشنل خطرہ بہ وزن اثاثے

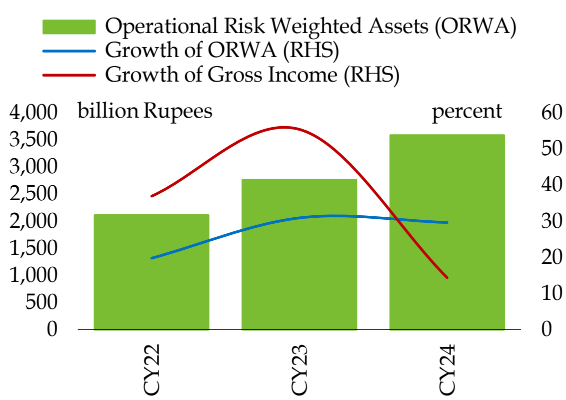

Source: State Bank of Pakistan

[18] یہ دلیل 2024ء کی چوتھی سہ ماہی میں ڈپازٹس کے بہاؤ کے اعداد و شمار پر مبنی ہے، جسے ڈپازٹ ہولڈرز کے زمرے کے مطابق تقسیم کیا گیا ہے جن کا ڈیٹا ایس بی پی ویب سائٹ پر دستیاب ہے۔

[19] دباؤ کی جانچ (حساسیت کا تجزیہ) کے نتائج اس لنک پر دستیاب ہیں: https://www.sbp.org.pk/ecodata/fsi/qc/2024/Dec.pdf

3.4 آپریشنل خطرہ

آپریشنل خطرہ بینکوں کے خطرہ بہ وزن اثاثوں کا دوسرا بڑا محرک ہے۔ آپریشنل خطرہ بہ وزن اثاثوں کی نمو زیر جائزہ مدت کے دوران بڑھ گئی اور آخر 2024ء تک مجموعی خطرہ بہ وزن اثاثوں میں ان کا حصہ اضافے کے ساتھ 22.0 فیصد تک پہنچ گیا (2023ء میں 19.9 فیصد) (**شکل 3.22**)۔ حالیہ برسوں کے دوران آپریشنل خطرہ بہ وزن اثاثوں کی مسلسل بلند نمو میں اہم کردار بینکاری شعبے کی مضبوط خام آمدنی نے ادا کیا ہے۔[20]

مالی خدمات میں ٹیکنالوجی اور ڈجیٹائزیشن کے بڑھتے ہوئے استعمال سے صارفین کو مالی خدمات سے استفادے میں سہولت ملی ہے اور ملک میں مالی شمولیت بڑھی ہے۔ تاہم، اس کے ساتھ سائبر سیکورٹی خطرات اور دھوکہ دہی کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے، کیونکہ مجرمان صارفین کی اہم مالی معلومات حاصل کرنے کے لیے کئی قسم کی سوشل انجینئرنگ اور دھوکہ دہی کے طریقوں کو اختیار کر رہے ہیں۔ مزید برآں، ڈجیٹل پلیٹ فارموں کے استعمال میں اضافے سے مالی ادارے فسنگ، رینسم ویئر اور ڈیٹا تک رسائی جیسے مختلف قسم کے سائبر حملوں کی زد میں آجاتے ہیں۔ مارکیٹ کے شرکا نے بھی مالی استحکام کو درپیش پانچ سرفہرست سائبر سیکورٹی کے خطرات کی نشاندہی کی ہے (**دیکھیے، اسٹیٹ بینک کے نظاماتی خطرے کے سروے پر باکس 1**)۔

اسٹیٹ بینک سائبر سیکورٹی خدشات کے حوالے سے محتاط ہے اور بینکوں کی سائبر لچکداری کو مضبوط بنانے کے لیے متعدد اقدامات کرتا رہا ہے۔ اس ضمن میں، مالی استحکام کے جائزے برائے 2021ء[21] میں سائبر سیکورٹی سے متعلق ابھرتے ہوئے رجحانات، چیلنجوں اور پالیسی رِدعمل کا تفصیلی جائزہ بھی لیا گیا تھا۔ تکنیکی جدت طرازی اب اسٹیٹ بینک کے وژن 2023ء تا 2028ء کا ایک اسٹریٹجک موضوع ہے، جس میں جدت طرازی اور ٹیکنالوجی کے استعمال کو فروغ دینے کے ساتھ سائبر سیکورٹی اور ڈیٹا کی رازداری کو بھی خصوصی اہمیت دی گئی ہے۔ اس مقصد کے لیے اسٹیٹ بینک نے حال ہی میں ایک وقف شعبہ برائے سائبر خطرے کا انتظام قائم کیا ہے جو ضابطہ کاری میں شامل اداروں کے سائبر سیکورٹی خطرے کی مستعدی سے نگرانی کرے گا، اور سائبر خطرے کی انٹیلی جنس اور کسی واقعے پر ردعمل کو بہتر بنانے، سائبر خطرے کی مانیٹرنگ، اور بہترین بین الاقوامی طریقوں کے نفاذ جیسے امور پر توجہ دی گئی ہے۔[22]

3.5 ادائیگی قرض کی صلاحیت

شعبۂ بینکاری کے عمومی ادائیگی قرض کی صلاحیت کے شرح کفایت سرمایہ (سی اے آر) جیسے اظہاریے مزید بہتری کے ساتھ دسمبر 2024ء کے اختتام تک 20.6 فیصد تک پہنچ گئے، جو دسمبر 2023ء کے اختتام پر 19.7 فیصد تھا۔ شرح کفایت سرمایہ میں یہ اضافہ ضوابطی سرمائے میں بلند نمو کی بدولت ممکن ہوا، جس نے مجموعی خطرہ بہ وزن اثاثوں میں نمو کی رفتار کو پیچھے چھوڑ دیا۔ تفصیلی تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ سطح اول کے سرمائے میں اضافے کا سبب مستحکم

شکل 3.23: شعبۂ بینکاری کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اظہاریے

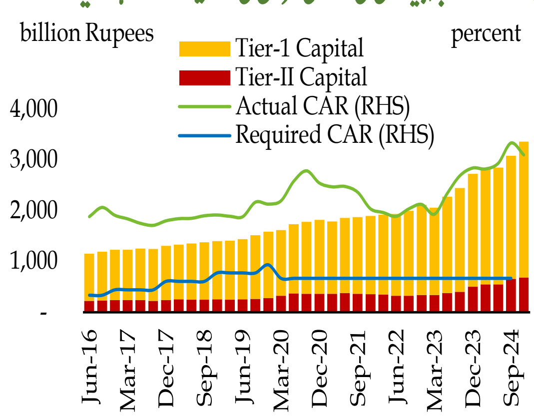

Source: State Bank of Pakistan

[20] بازل سوم معیارات کے مطابق بنیادی اظہاریہ طرز فکر (بی آئی اے) کے تحت آپریشنل خطرہ بہ وزن اثاثے اخذ کرنے کی بنیاد خام آمدنی ہے جسے پاکستان میں بیشتر بینک استعمال کرتے ہیں۔ بنیادی اظہاریہ طرز فکر کے تحت آپریشنل خطرے کے لیے سرمایہ جاتی چارج گذشتہ تین برسوں کے دوران کسی بینک کی اوسط خام آمدنی کا ایک معین تناسب ہوتا ہے۔

[21] https://www.sbp.org.pk/FSR/2021/Box-8.1.pdf

[22] https://www.sbp.org.pk/bsd-1/2024/C1.htm

آمدنی اور منافع کو تحویل میں رکھنا تھا، جبکہ سطح دوم کے سرمائے میں اضافہ تمسکات پر باز قدر پیمائی فوائد کے باعث ہوا (**شکل 3.23**) (**تفصیلات خطرۂ منڈی کے سیکشن میں ملاحظہ فرمائیں**)۔

دوسری جانب، قرضوں اور سرکاری تمسکات میں نمایاں طور پر تیز رفتار اضافے کے نتیجے میں خطرۂ قرض بہ وزن اثاثوں (سی آر ڈبلیو اے) اور خطرۂ منڈی بہ وزن اثاثوں (ایم آر ڈبلیو اے) میں اضافہ ہو گیا، جو اوسطاً مجموعی خطرہ بہ وزن اثاثوں کا تقریباً 80 فیصد بنتے ہیں۔ تاہم، ضوابطی سرمائے میں زیادہ نمو کے باعث شرح کفایت سرمایہ میں معمولی اضافہ ہوا (**شکل 3.24**)۔ موجودہ شرح کفایت سرمایہ اب بھی کم از کم ملکی اور بین الاقوامی نشانیوں سے کافی زیادہ ہے، اور بالترتیب 11.5 فیصد اور 10.5 فیصد کی سطح پر ہے۔

شکل 3.24: ضوابطی سرمائے کی نمو اور شعبۂ بینکاری کے مجموعی خطرہ بہ وزن اثاثے

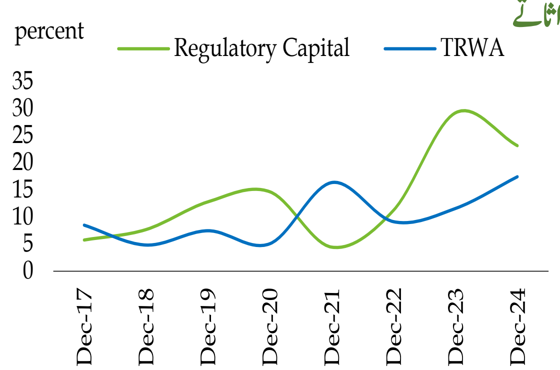

Source: State Bank of Pakistan

بینکوں کے قرضوں اکتشاف کا ایک بڑا حصہ سرکاری تمسکات میں مختص ہوتا ہے جنہیں قرضوں اور منڈی کے بارے میں سرمائے کی موزونیت کا تعین کرنے کے لیے بازل فریم ورک کے مطابق درج کیا جاتا ہے۔ ان تمسکات پر خطرۂ قرض کے حوالے سے کوئی سرمایہ چارج نہیں لگتا (کیونکہ ان کا خطرے کا وزن صفر ہوتا ہے) اور خطرۂ منڈی کے حوالے سے بھی نسبتاً کم سرمایہ جاتی چارج عائد کیا جاتا ہے۔ تاہم، غیر خطرناک اثاثوں میں بھی اضافی لیوراجیہ کے بڑھنے کو روکنے اور اثاثوں کا نسبتی خطرہ اخذ کرنے کے لیے ماڈل میں کسی بھی قسم کے مسئلے سے نمٹنے کے لیے پاکستان میں بینکوں پر بغیر خطرے والے ضوابطی تقاضے یعنی لیوراجیہ کے تناسب کا اطلاق روکنے والے آلے کے طور پر کیا گیا ہے۔[23] بینکوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ بازل معیار کے مطابق کم از کم **3.0 فیصد** لیوراجیہ تناسب برقرار رکھیں۔

پاکستان کے بینکاری شعبے کا لیوراجیہ تناسب گذشتہ چند برسوں میں اثاثہ جاتی بنیاد اور اکتشاف میں اضافے، خصوصاً سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاری کے باعث کم ہوا ہے۔ یہ شرح دسمبر 2018ء کے اختتام پر 4.8 فیصد سے گر کر ستمبر 2024ء کے اختتام تک 4.0 فیصد پر آ گئی تھی، اور آخر دسمبر 2024ء میں بحال ہو کر 4.3 فیصد ہو گئی ہے (**شکل 3.25**)۔ تاہم یہ شرح اب بھی کم از کم تقاضے یعنی 3.0 فیصد سے زیادہ ہے اور حالیہ سہ ماہیوں میں تقریباً 4 فیصد کے قریب مستحکم رہی ہے۔

شکل 3.25: سرکاری شعبے میں بینکوں کا اکتشاف اور لیوراجیہ تناسب

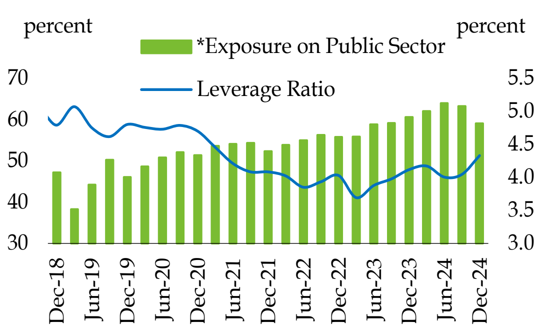

*Exposure to Public Sector = Investment in Government Securities + Public Sector Advances Source: State Bank of Pakistan

[23] لیوراجیہ تناسب، جو بینکوں کے قرضوں کے اکتشافات کے مقابلے میں سرمائے کی سطح پر عائد ایک خطرے کے بغیر رکاوٹ ہے جسے بازل کمیٹی برائے نگرانی نے 2014ء میں متعارف کرایا تھا۔ اس کی تعریف یوں کی جاتی ہے: ایل آر = سطح اول کا سرمایہ / مجموعی اکتشاف۔ اکتشاف سے مراد آن بیلنس شیٹ اور آف بیلنس شیٹ دونوں طرح کے قرضہ جاتی اکتشافات ہیں، جنہیں ان کی نامیہ قدر پر شمار کیا جاتا ہے، اور حکومتی قرضوں کے اکتشاف کو کسی قسم کے خطرے کا وزن دیے بغیر شامل کیا جاتا ہے۔ بازل سوم لیوراجیہ تناسب کا مقصد بینکاری شعبے میں حد سے زیادہ لیوراجیہ کے جمع ہونے کو روکنا اور موجودہ خطرہ بہ وزن سرمایہ جاتی تقاضوں (RWRs) کو ایک سادہ، بغیر خطرے کے پیمانے کے ذریعے اعانت فراہم کرنا ہے۔ اسی تناظر میں اسے اکثر بغیر خطرے کا بیک اسٹاپ پیمانہ کہا جاتا ہے۔

حکومت کی مالیاتی استحکام کی کوششیں خصوصاً سال 2024ء کی دوسری ششماہی میں درست سمت میں گامزن رہیں، اور اس مدت میں حکومت نے ملکی بینکاری شعبے کے ذمے اپنے قرضوں کا ایک بڑا حصہ بھی واپس کیا۔ اس پیش رفت سے بینکوں کے سرکاری شعبے میں انکشاف (قرضوں) کو کم کرنے میں مدد ملی ہے، اور اس کا نتیجہ نجی شعبے کو دیے جانے والے قرضوں میں اضافے کی صورت میں برآمد ہوا ہے۔ تاہم، بینکاری شعبے کے بیلنس شیٹ کے ڈھانچے کو زیادہ موزوں بنانے اور مجموعی مالی وساطت میں نجی شعبے کے حصے کو بڑھانے کے لیے حکومتی انکشاف میں پائیدار کمی لانا ضروری ہے۔

بینکاری شعبہ اپنے خطرات کے محدود انکشاف اور سرمائے کے ذخائر کی بدولت اہم مالی خطرات کے مقابلے میں مناسب حد تک لچکدار ہے۔ دباؤ کی جانچ کے نتائج (حساسیت کے تجزیے) کے علاوہ اس لچکداری کی توثیق تفصیلی منظرنامے پر مبنی تجزیوں (کلی دباؤ کی جانچ) سے بھی ہوتی ہے، جو ابھرتے ہوئے معاشی ماحول اور کلی معاشی دھچکوں کے اثرات کی جانچ کرتا ہے، جن کا ممکنہ سامنا آئندہ تین برسوں میں ہو سکتا ہے (**مزید تفصیلات کے لیے اس جائزے کا باب 4 یعنی "بینکاری شعبے کی لچکداری" ملاحظہ فرمائیے**)۔

باکس 3.1: اسلامی بینکاری ادارے: مالی کارکردگی اور اسلامی مالیات کو فروغ دینے کے حالیہ اقدامات

اسلامی بینکاری اداروں کا نیٹ ورک بائیس (22) اسلامی بینکاری اداروں پر مشتمل ہے، جن میں چھ (6) مکمل اسلامی بینک اور سولہ (16) روایتی بینک شامل ہیں جن کی علیحدہ اسلامی بینکاری کی شاخیں کام کر رہی ہیں۔ سال 2024ء کے دوران اسلامی بینکاری اداروں کی شاخوں کے نیٹ ورک میں 1,062 شاخوں کا خالص اضافہ ہوا، جس کے بعد دسمبر 2024ء کے اختتام تک شاخوں کی کل تعداد بڑھ کر 6,017 ہو گئی۔ یہ توسیع 750 نئی اسلامی شاخوں کے قیام اور 322 روایتی بینکاری کی شاخوں کو اسلامی بینکاری کی شاخوں میں ڈھالنے کے نتیجے میں ہوئی۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ اسلامی بینکاری اداروں کے شاخوں کے نیٹ ورک میں کسی بھی سال میں ہونے والا یہ سب سے بڑا اضافہ تھا۔ اسلامی بینکاری ونڈوز (روایتی شاخوں میں قائم خصوصی کاؤنٹرز) کی تعداد میں بھی 331 کا اضافہ ہوا، جس کے بعد دسمبر 2024ء کے اختتام تک ان کی مجموعی تعداد 2,253 ہو گئی۔ اسلامی بینکاری شاخوں کے نیٹ ورک میں یہ توسیع شریعت پر مبنی مصنوعات اور خدمات فراہم کرنے اور عقیدے کے لحاظ سے حساس صارفین کی ضروریات پوری کرنے پر مرتکز توجہ کو اجاگر کرتی ہے۔

شکل 3.1.1: شعبۂ بینکاری کے اثاثوں اور ڈپازٹس میں اسلامی بینکاری اداروں کا حصہ

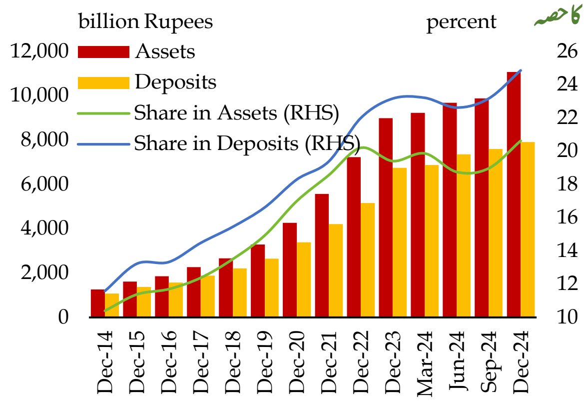

Source: State Bank of Pakistan

اسلامی بینکاری کے شعبے میں نمایاں ترقی دیکھنے میں آئی ہے، جس کی مارکیٹ میں مکمل اسلامی بینکوں کو بالادستی حاصل ہے۔ آخر دسمبر 2024ء تک مکمل اسلامی بینکوں کا اسلامی بینکاری اداروں کے مجموعی اثاثوں میں حصہ 65.6 فیصد تھا، جبکہ اسلامی بینکاری شاخوں کا حصہ 34.4 فیصد رہا۔ ڈپازٹس کے لحاظ سے مکمل اسلامی بینکوں کی تحویل میں مجموعی ڈپازٹس کا حصہ تقریباً 63 فیصد تھا، جبکہ اسلامی بینکاری اداروں کے مجموعی ڈپازٹس کا تقریباً 37 فیصد حصہ اسلامی بینکاری شاخوں کے پاس موجود تھا۔ مزید نمو کے ساتھ سال 2024ء میں اسلامی بینکاری اداروں کا بینکاری شعبے کے مجموعی اثاثوں میں حصہ بیس فیصد اور مجموعی ڈپازٹس میں حصہ تقریباً پچیس فیصد تک پہنچ گیا (**شکل 3.1.1**)۔[24]

اسلامی بینکاری اداروں نے گذشتہ چند برسوں میں خاصی نمو حاصل کی ہے، اور ترقی کا یہ سفر زیرِ جائزہ مدت کے دوران بھی جاری رہا (**جدول 3.1.1**)۔ سال 2024ء کے دوران، اسلامی بینکوں کے اثاثوں میں 2,076 ارب روپے (یا 23.1 فیصد اضافہ) ہوا، جس کے بعد دسمبر 2024ء کے اختتام تک مجموعی اثاثے 11,070 ارب روپے تک پہنچ گئے۔ فنڈنگ کے لحاظ سے زیرِ جائزہ مدت کے دوران اسلامی بینکاری اداروں کے ڈپازٹس میں 1,156 ارب روپے (یا 17.1 فیصد نمو) کا اضافہ ہوا، جس کے بعد دسمبر 2024ء کے اختتام تک ڈپازٹس بڑھ کر 7,905 ارب روپے ہو گئے۔

اسلامی بینکاری اداروں کے اثاثوں میں اضافہ بنیادی طور پر سرمایہ کاریوں (بالخصوص حکومتِ پاکستان کے اجارہ صکوک) میں اضافے کے باعث ہوا، جو 2024ء کے دوران 753 ارب روپے (یا 17.8 فیصد) اضافے کے ساتھ آخر دسمبر 2024ء تک 4,988 ارب روپے تک پہنچ گئیں۔ دوسری جانب، اسلامی بینکاری اداروں کے قرضوں میں بھی خاصا اضافہ ہوا، جو 702 ارب روپے (یا 21.1 فیصد اضافہ) کی نمو کے ساتھ آخر دسمبر 2024ء تک 4,037 ارب روپے تک پہنچ گئے۔ تاہم، سب سے بڑا اضافہ کارپوریٹ شعبے کے قرضوں میں درج کیا گیا۔

اسلامی بینکاری اداروں نے اپنی صحت مندی کو برقرار رکھا۔۔۔

اسلامی بینکاری اداروں نے مضبوط مالی پوزیشن برقرار رکھی اور بینکاری شعبے کے مجموعی مالی استحکام میں اہم کردار ادا کیا۔ غیر فعال قرضوں اور مجموعی خام قرضوں کا تناسب دسمبر 2024ء میں بہتر ہو کر 3.5 فیصد پر آ گیا، جبکہ اثاثوں کے معیار کے مجموعی اظہاریے بھی تسلی بخش سطح پر رہے۔ تموین کی کوریج 100 فیصد سے زائد رہی اور خالص غیر فعال قرضوں کے تناسبات منفی رہے، جو اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اسلامی بینکاری اداروں کے نادہندہ جزدان سے ادائیگی قرض کی صلاحیت کو درپیش خطرۂ قرض کمزور ہے۔

[24] مجموعی بینکاری شعبے میں اسلامی بینکاری اداروں کے اثاثوں اور ڈپازٹس کا مارکیٹ میں حصہ بہتر ہو کر بالترتیب 20.6 فیصد (2023ء میں 19.4 فیصد) اور 24.9 فیصد (2023ء میں 23.2 فیصد) تک پہنچ گیا۔

آمدنی کے اثاثوں پر منافع اور ایکویٹی پر منافع جیسے اظہاریوں میں ملا جلا رجحان دیکھا گیا۔ بعد از ٹیکس منافع 2024ء میں بڑھ کر 273 ارب روپے ہو گیا، جو گذشتہ سال اسی مدت میں 225 ارب روپے تھا۔ تاہم، آمدنی میں اضافے کی رفتار سال بہ سال بنیاد پر کم رہی، جس کی وجہ آمدنی والے اثاثوں پر منافع کی شرح میں کمی تھی۔ اس کے باوجود، 2024ء میں بینکنگ سیکٹر کی بعد از ٹیکس آمدنی میں اسلامی بینکاری اداروں کا حصہ 42.3 فیصد (2023ء میں تقریباً 35 فیصد حصہ) رہا، جو مجموعی بینکاری شعبے میں ان کے مارکیٹ شیئر سے کہیں زیادہ ہے۔

صکوک میں سرمایہ کاریاں بڑھنے کے باعث اسلامی بینکاری اداروں کی سیالیت کا خاکہ اطمینان بخش رہا۔۔۔

2024ء کے اختتام تک شرح کفایت سرمایہ جیسے ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اظہاریے معتدل ہو کر 19.8 فیصد رہے، کیونکہ قرضوں میں خاصے اضافے کی وجہ سے خطرہ بہ وزن اثاثوں میں بلند نمونے سرمائے میں نمو کی رفتار کو پیچھے چھوڑ دیا۔ اس سے قطع نظر، شرح کفایت سرمایہ، جو بیشتر سطح اول سرمائے پر مشتمل ہوتا ہے، 11.5 فیصد کے کم از کم ضوابطی تقاضے سے خاصی زیادہ ہونے کے ساتھ شعبۂ بینکاری کے مجموعی شرحِ کفایت سرمایہ سے بلند تھی (**جدول 3.1.2**)۔

ب۔ وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے پر عملدرآمد میں پیش رفت

واضح رہے کہ وفاقی شرعی عدالت نے 'ربا' کیس میں 28 اپریل 2022ء کو اپنا فیصلہ سنایا تھا۔ وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے پر عملدرآمد کرتے ہوئے وفاقی حکومت نے دسمبر 2022ء میں ایک اعلیٰ سطح کی اسٹیئرنگ کمیٹی تشکیل دی، جسے ربا پر وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے مؤثر نفاذ کے لیے رہنما اصول فراہم کرنے کا اہم فریضہ سونپا گیا۔ اسٹیٹ بینک نے بھی روایتی بینکاری کو اسلامی بینکاری کے قالب میں ڈھالنے کے لیے اعلیٰ سطح کی کمیٹی قائم کی۔ کمیٹی کے تحت سات ورکنگ گروپس اور ان کی 35 ورک اسٹریمز / ذیلی ورک اسٹریمز فعال انداز میں کام کر رہی ہیں، اور تفویض کردہ امور انجام دینے کے لیے متعدد بار ان کے اجلاسوں کا انعقاد کیا جا چکا ہے۔

اس راستے میں کئی چیلنجز درپیش ہیں، جن میں سرکاری قرضوں کی شریعت سے ہم آہنگ مالی آلات میں مکمل منتقلی، زری پالیسی کے نفاذ کے لیے شریعت سے ہم آہنگ فریم ورک کی ضرورت، قوانین اور عدالتی نظام میں اصلاحات، اور تربیت یافتہ افرادی قوت کی کمی وغیرہ شامل ہیں (تفصیلات کے لیے دیکھیے **مالی استحکام کا جائزہ برائے 2022ء کا "باکس 3.2: بینکاری کے شعبے کو اسلامی طرز پر منتقل کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک کی حکمتِ عملی: اہم چیلنجز اور مواقع"**)۔ سی ٹی کے تحت مصروفِ عمل مختلف ورکنگ گروپس اور ورک اسٹریمز نے اپنے متعلقہ شعبوں میں نمایاں پیش رفت کی ہے اور اس ضمن میں متعدد اقدامات کیے ہیں جن میں قانونی اور ضوابطی فریم ورک کا مکمل جائزہ لینا تاکہ اس کی شریعت کے اصولوں سے ہم آہنگی کو یقینی بنایا جاسکے؛ اسلامی بینکاری سے متعلق آگاہی پیدا کرنے کے لیے ایک جامع مہم کا آغاز، اسلامی بینکاری صنعت کے لیے مہارت یافتہ افرادی قوت تیار کرنے اور اسے بہتر بنانے کی خاطر اہم اسٹیک ہولڈرز کے لیے استعداد کار بڑھانے کی حکمتِ عملی کا نفاذ، مخلوط صکوک کے ڈھانچے کی تیاری اور بینکوں کو روایتی سے اسلامی بینکاری پر منتقلی میں سہولت فراہم کرنے کے لیے وسیع رہنما اصولوں کا اجرا شامل ہیں۔

ج۔ پالیسی اقدامات

i. **روایتی بینکوں کو اسلامی قالب میں ڈھالنے کے رہنما اصول۔ وسیع پیرامیٹرز**

بینکوں کو روایتی سے شریعت سے ہم آہنگ بینکاری پر منتقلی میں سہولت دینے کی غرض سے اسٹیٹ بینک نے آئی ایف پی ڈی سرکلر نمبر 03 برائے 2024ء میں رہنمائی کے جامع پیرامیٹرز جاری کیے، جن سے بینکوں کو اپنے منتقلی کے منصوبے بنانے میں مدد ملے گی۔

ii. **روایتی بینکاری برانچوں کی اسلامی بینکاری برانچوں پر منتقلی میں سہولت دینا**

روایتی بینکوں کو سہولت دینے اور ان کی روایتی شاخوں کی تبدیلی کے عمل کو مؤثر اور منظم بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے اکتوبر 2024ء میں آئی ایف پی ڈی سرکلر نمبر 05 برائے 2024ء کے ذریعے معیار کو مزید بہتر بنایا ہے۔ نظر ثانی شدہ معیار کے اہم امور میں اکاؤنٹس کی تبدیلی سے متعلق کوائف ظاہر کرنے کی شرائط، ڈجیٹل ذرائع کے استعمال کی اجازت / منتقلی کے لیے صارفین کی رضامندی حاصل کرنے کے ذرائع، صارفین کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے تمام اقدامات بروئے کار لانے کے بعد کرنٹ اکاؤنٹس کو روایتی بینکاری نظام سے اسلامی بینکاری پر منتقل کرنے کی اجازت؛ ورچوئل روایتی لاگتی مراکز قائم کرنے کی اجازت کے ذریعے ڈھالنے کے عمل کو لچکدار بنانا، روایتی بینکاری کے قرضہ جزدان کے بتدریج خاتمے کے دوران تمسکات / ضمانتوں کی محفوظ تحویل میں لچکداری اور رپورٹنگ لائن میں سہولت دینا شامل ہیں۔

iii. **اسلامی بینکاری اداروں کے لیے شرعی نظم و نسق کا فریم ورک**

اسلامی بینکاری کی صنعت کو بہترین بین الاقوامی طریقوں اور حالیہ پیش رفتوں سے ہم آہنگ کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے آئی ایف پی ڈی سرکلر نمبر 08 برائے 2024ء کے ذریعے نومبر 2024ء میں شریعہ گورننس فریم ورک کو مزید مضبوط بنایا ہے۔

iv. **اسلامی بینکاری اداروں کے بچت ڈپازٹس پر منافع میں شراکت داری**

اسٹیٹ بینک نے نومبر 2024ء میں آئی ایف پی ڈی سرکلر نمبر 09 برائے 2024ء کے ذریعے اسلامی بینکاری اداروں کے بچت ڈپازٹس پر منافع میں شراکت داری کے متعلق ہدایات جاری کیں۔ مذکورہ ہدایات کے مطابق جنوری 2025ء سے تمام اسلامی بینکاری اداروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ کسی اسلامی بینکاری ادارے کے تمام پولز کی بہ وزن اوسط خام یافت کے کم از کم 75 فیصد کے برابر ان کے پاکستانی روپے میں سیونگ ڈپازٹس پر منافع کی ادائیگی کریں۔

v. اے اے او آئی ایف آئی کے شرعی معیارات کو اختیار کرنا

اسلامی بینکاری اداروں میں معیار بندی کو مضبوط بنانے اور انہیں شرعی طریقوں سے ہم آہنگ بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے 2024ء میں اسلامی مالی اداروں کے لیے اکاؤنٹنگ اینڈ آڈیٹنگ آرگنائزیشن فار اسلامک فنانشیل انسٹی ٹیوشنز (اے اے او آئی ایف آئی) کے 15 اضافی ضوابطی معیارات کو اختیار کیا۔ ان معیارات کو اختیار کرنے کے لیے آخر دسمبر 2024ء تک اسٹیٹ بینک کی جانب سے اے اے او آئی ایف آئی کے اختیار کردہ شرعی معیارات کی تعداد 38 ہو چکی ہے۔ صارفین کو ان معیارات تک باسہولت رسائی دینے کے لیے آئی ایف پی ڈی سرکلر نمبر 07 برائے 2024ء کے ذریعے اسٹیٹ بینک کی جانب سے اختیار کیے گئے شرعی معیارات کو کمپینڈیم کی شکل میں دستیاب کیا گیا۔

vi. آگاہی پیدا کرنا اور صلاحیت سازی کے اقدامات:

اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے اپنے ذیلی اداروں (یعنی ایس بی پی بی ایس سی اور نباف) کے ذریعے اسلامی بینکاری کو فروغ دینے کے لیے کاروباری برادری، سرکاری افسران اور تعلیمی اداروں سے روابط بڑھانے کی کوششوں کو تیز کر دیا۔ ان اقدامات کے تحت پاکستان بھر میں معروف ایوان ہائے تجارت وصنعت کے ساتھ 20 سے زائد اجلاس منعقد کیے گئے، جبکہ جامعات کے طلبہ اور فیکلٹی ارکان کے ساتھ ملک گیر سطح پر 30 سے زائد اجلاس منعقد کیے گئے، اسی طرح مدارس کے طلبہ کے لیے بھی اتنی ہی تعداد میں سیشنز کا انعقاد کیا گیا۔ مزید برآں، حکومتی محکموں، شریعہ اسکالرز، تعلیمی ماہرین، بینکاروں اور عدلیہ کے لیے استعداد کار بڑھانے کے لیے خصوصی پروگراموں کا اہتمام کیا گیا۔ ان پروگراموں کا مقصد متعلقہ فریقوں کو اسلامی مالیات سے متعلق بنیادی اور ضروری معلومات سے آراستہ کرنا تھا تاکہ وہ اس صنعت کی ترقی میں مؤثر کردار ادا کر سکیں۔

باکس 3.2: مصنوعی ذہانت کو ماحولیاتی تبدیلی اور نگرانی کے مقاصد سے ہم آہنگ کرنا

پس منظر:

ڈیجیٹل تبدیلی اور ماحولیاتی تبدیلی[25] وہ دو طاقتور رجحانات ہیں جو آنے والے برسوں میں عالمی معیشت کی تشکیل نو کرتے نظر آتے ہیں۔ یہ عوامل نہ صرف آزادانہ طور پر دنیا کے لیے سنگین چیلنجز پیدا کر رہے ہیں بلکہ ان کے آپس میں بڑھتے ہوئے روابط کے نتیجے میں معاشی اور مالی استحکام پر بھی مثبت اور منفی دونوں طرح کے اثرات سامنے آرہے ہیں۔ مصنوعی ذہانت (اے آئی)، جو کمپیوٹروں کو انسانی ذہانت سے منسلک پیچیدہ کام انجام دینے کے قابل بنانے کا علم ہے، ماحولیاتی تبدیلی سے نمٹنے کے لیے انقلابی اقدامات کو آگے بڑھانے اور وسعت دینے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ یہ فیصلہ سازی کی اثر انگیزی کو بہتر بنا سکتی ہے، اور بڑے اور پیچیدہ ڈیٹا کے مجموعوں اور مختلف منظر ناموں کو مؤثر انداز میں سنبھالنے کی صلاحیت رکھنے کے باعث ماحولیاتی تبدیلی سے پیدا شدہ خطرات کو کم کرنے میں بھی معاون ثابت ہو سکتی ہے۔[26] تاہم، مصنوعی ذہانت میں توانائی کا زیادہ استعمال ماحولیاتی خدشات کو جنم دیتا ہے، اور مالی شعبے میں اس کا غیر مؤثر استعمال آپریشنل ناکامیوں، سائبر حملوں، طرز عمل اور مالی منڈیوں میں بڑھتے ہوئے اتار چڑھاؤ سمیت نگرانی کے امور میں چیلنجوں کا باعث بن سکتا ہے۔

اے آئی ماحولیاتی تبدیلی سے نمٹنے اور کارکردگی بہتر بنانے میں مدد کر رہی ہے:

مصنوعی ذہانت (AI) پہلے ہی کئی طریقوں سے ماحولیاتی تبدیلی کے تقاضوں سے ہم آہنگ اور کم اخراج کی ترقی میں کردار ادا کر رہی ہے۔ مثلاً، یہ برفانی تودوں میں آنے والی تبدیلیوں کی حیرت انگیز تیز رفتاری سے پیمائش میں مدد دے رہی ہے (انسانوں کے مقابلے میں 10,000 گنا زیادہ تیزی سے)۔[27] انتہائی شدید موسمی حالات سے متعلق بروقت اور جدید وارننگز دینے کے علاوہ مصنوعی ذہانت جنگلات کی کٹائی کے ماحولیاتی بحران پر اثرات کی پیمائش میں بھی معاون ثابت ہو رہی ہے۔ مزید برآں، مصنوعی ذہانت کی ٹیکنالوجی کو کچرے کے انتظام کو زیادہ مؤثر بنانے کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ، سمندروں میں پلاسٹک کی آلودگی کو کم کرنے کے لیے بھی مصنوعی ذہانت سے استفادہ کیا جا رہا ہے۔[28] خصوصاً، مصنوعی ذہانت میں ڈیٹا کے بڑے مجموعوں کو جمع اور مکمل کرنے اور ان کی تشریح کرنے کی متاثر کن صلاحیت موجود ہے، جو ماحولیاتی اقدامات کے لیے ڈیٹا پر مبنی فیصلوں میں معاون ثابت ہوتی ہے۔

اے آئی اور ماحولیاتی خدشات:

اس سے قطع نظر مصنوعی ذہانت ایک دو دھاری تلوار ثابت ہو سکتی ہے۔ اس حوالے سے خدشات اس حقیقت سے جنم لیتے ہیں کہ مصنوعی ذہانت کو چلانے کے لیے درکار انفراسٹرکچر میں توانائی اور وسائل بھاری مقدار میں استعمال ہوتے ہیں۔[29] مثلاً، زبان کے بڑے ماڈلز (LLMs) جیسے اوپن اے آئی کے جنریٹو پری ٹرینڈ ٹرانسفارمر (GPT-3) کی تربیت میں ہزاروں میگاواٹ بجلی استعمال ہوتی ہے اور اس کے نتیجے میں تقریباً 300,000 کلوگرام کاربن ڈائی آکسائیڈ کے مساوی اخراج ہوتا ہے۔[30] بجلی کی بھاری مقدار کے استعمال کے علاوہ ڈیٹا سینٹرز کو ٹھنڈا رکھنے کے لیے پانی کی بھی بڑی مقدار درکار ہوتی ہے، جس سے مقامی آبی وسائل پر دباؤ پڑتا ہے۔ مزید یہ کہ مصنوعی ذہانت کے نظام چلانے والے ڈیٹا سینٹرز اکثر ناقابلِ تجدید توانائی کے ذرائع پر انحصار کرتے ہیں۔[31] تشویشناک امر یہ ہے کہ مصنوعی ذہانت کی ٹیکنالوجی میں تیز رفتار ترقی کے باعث ڈیٹا سینٹرز کی تعداد اور حجم میں اضافہ ہو رہا ہے، جس کے نتیجے میں ماحول پر ان کے منفی اثرات میں مزید شدت آرہی ہے۔ اے آئی کی ترقی کی وسعت کی عکاسی ایک حالیہ بین الاقوامی سروے سے ہوتی ہے، جس کے مطابق تقریباً 75 فیصد اداروں نے ایک یا ایک سے زائد کاروباری سرگرمیوں کے لیے مصنوعی ذہانت کو اختیار کر لیا ہے۔[32] بین الاقوامی توانائی ایجنسی کے مطابق 2022ء میں دنیا میں بجلی کی مجموعی طلب کا تقریباً دو فیصد مصنوعی ذہانت، کرپٹو کرنسیوں اور ڈیٹا سینٹرز نے مل کر استعمال کیا، جو 2026ء تک دگنا ہو کر جاپان میں بجلی کے استعمال کے برابر پہنچ سکتا ہے۔[33] تاہم، جنوری 2025ء میں متعارف کرائی گئی چینی مصنوعی ذہانت کی ڈیپ سیک آر آئی (DeepSeek RI) ٹیکنالوجی اگر توانائی کے اعتبار سے مؤثر ثابت ہوتی ہے تو یہ ماحولیاتی خدشات سے نمٹنے میں کافی مدد فراہم کر سکتی ہے۔

---

25 عالمی ادارۂ صحت کے مطابق تقریباً چار ارب افراد ایسے علاقوں میں رہائش پذیر ہیں جو ماحولیاتی تبدیلی کے شدید خطرے سے دوچار ہیں۔

26 ماحولیاتی ایکشن کے لیے مصنوعی ذہانت کے مواقع اور خطرات کون سے ہیں؟

27 مصنوعی ذہانت کے ذریعے ماحولیاتی تبدیلی سے نمٹنے کے 9 طریقے۔

28 ایضاً۔

29 مصنوعی ذہانت ہمیں زیادہ مؤثر بنانے کا وعدہ کرتی ہے، مگر اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم زیادہ توانائی ضائع کریں۔

30 مصنوعی ذہانت ماحولیاتی تبدیلی کے خلاف لڑنے میں مدد دے سکتی ہے، مگر اس میں توانائی بھی ایک مسئلہ ہے۔

31 ژوک، اے۔ (2023ء)۔ ماحول پر مصنوعی ذہانت کے اثرات: مخفی ماحولیاتی لاگتیں اور اخلاقی و قانونی مسائل۔ جرنل آف ڈیجیٹل ٹیکنالوجیز اینڈ لا۔ 954-932 ,(4)1۔

32 مصنوعی ذہانت: ایک مرکزی بینک کا نقطۂ نظر۔

33 مصنوعی ذہانت کی ماحولیاتی لاگت۔

مصنوعی ذہانت کی توانائی کے زیادہ استعمال پر مبنی نوعیت کے علاوہ ایک اور سنگین ماحولیاتی خدشہ الیکٹرانک کچرے کی پیداوار سے متعلق ہے۔ تیز رفتار تکنیکی ترقی بلند ٹرن اوور پر منتج ہو رہی ہے، جس کے نتیجے میں الیکٹرانک کچرے کے انبار میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ گلوبل ای ویسٹ مانیٹر 2024ء کے مطابق سال 2022ء میں 62 ملین ٹن الیکٹرانک کچرا پیدا ہوا، جو 2010ء کے مقابلے میں 82 فیصد کے حیران کن اضافے کو ظاہر کرتا ہے۔ امکان ہے کہ 2030 تک اس میں مزید 32 فیصد اضافہ ہو جائے گا۔[34]

طرز عمل اور مالی صحت مندی کے متعلق مصنوعی ذہانت اور نگرانی کے خدشات

مصنوعی ذہانت کا ایک نہایت اہم پہلو مالی اداروں اور ان کے صارفین پر مرتب ہونے والے نظامیاتی خطرات کا جائزہ لینا ہے۔ مثلاً، ٹیکنالوجی کی سرایت کی بلند سطح[35] اور فراہم کنندگان کے ارتکاز[36] کے باعث مالی اداروں کو آپریشنل مشکلات، سائبر حملوں اور رسدی زنجیر میں تعطل سے ہونے والے نقصانات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، جو اہم خدمات فراہم کرنے والوں[37] کو متاثر کرتے ہیں۔ مزید برآں، یکساں خصوصیات رکھنے والے مصنوعی ذہانت ماڈلز کے بڑھتے ہوئے استعمال سے مالی منڈیوں میں باہمی تعلق میں اضافے کے نتیجے میں اثاثوں کی قیمتوں سے متعلق مسائل میں اضافہ ہو سکتا ہے۔[38] اس کے علاوہ، الگورتھمی تعصبات کے باعث صارفین سے امتیازی سلوک کی صورت میں مصنوعی ذہانت کے ماڈلز مالی اداروں کی سالمیت پر بھی منفی اثرات مرتب کر سکتے ہیں۔[39]

اس ضمن میں مالی شعبے کے ضابطہ کاروں اور نگران اداروں کے لیے ضروری ہے کہ وہ جدت طرازی کی کوششوں پر سمجھوتہ کیے بغیر مصنوعی ذہانت کے استعمال سے وابستہ خطرات کا مؤثر انتظام کرتے ہوئے اس کے ذمہ دارانہ استعمال کو یقینی بنائیں۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ یورپی مصنوعی ذہانت ایکٹ — جو دنیا میں اس نوعیت کا پہلا جامع قانون ہے — یکم اگست 2024ء سے نافذ العمل ہو چکا ہے۔ یہ قانون ایسے مصنوعی ذہانت کے نظاموں پر پابندی عائد کرتا ہے جو "ناقابلِ قبول خطرات" کا باعث بنتے ہوں، مثلاً سوشل اسکورنگ، جو شہریوں کے بنیادی حقوق کے لیے خطرہ بن سکتی ہے۔ تاہم، یہ ایکٹ عوامی صحت اور سلامتی کے لیے "بلند خطرات" کے حامل مصنوعی ذہانت کے وسیع تر نظاموں کے استعمال کی اجازت دیتا ہے، بشرطیکہ وہ مقررہ تقاضوں اور ضوابط کے تابع ہوں۔

پاکستان کے تناظر میں، اسٹیٹ بینک آف پاکستان میں "مالی خدمات میں مصنوعی ذہانت (AI) کے ذمہ دارانہ استعمال کے رہنما اصول" کی تیاری آخری مراحل میں ہے۔ ان رہنما اصولوں کا مقصد صارفین کے حقوق اور مفادات کا تحفظ یقینی بناتے ہوئے مصنوعی ذہانت پر مبنی مالی خدمات میں اعتماد، شفافیت اور احتساب کو فروغ دینا ہے۔

مصنوعی ذہانت اور بینکاری کی صنعت:

مختلف شعبوں میں مصنوعی ذہانت (AI) کے استعمال میں تیزی آنے کے ساتھ ساتھ عالمی بینکاری صنعت میں بھی ایسی ٹیکنالوجیوں کے استعمال میں اضافہ ہو رہا ہے[40]۔ بینکوں کی جانب سے سب سے زیادہ استعمال کی جانے والی مصنوعی ذہانت کی ٹیکنالوجیوں میں روبوٹکس، پروسیس آٹومیشن (منظم آپریشنل کاموں کے لیے)، ورچوئل معاون (صارفین کی خدمات کے لیے)، اور مشین لرننگ تکنیک (دھوکہ دہی کی شناخت اور خطرے کے انتظام کے لیے) شامل ہیں۔[41] پاکستان میں بھی مالی ادارے مصنوعی ذہانت کی ٹیکنالوجی کو اختیار کر رہے ہیں۔ اسٹیٹ بینک کے بینکوں میں مصنوعی ذہانت کے استعمال سے متعلق پہلے سروے کے نتائج کے مطابق، زیرِ ضابطہ کاری تقریباً نصف ادارے مالی خدمات میں مصنوعی ذہانت نافذ کر چکے ہیں یا اسے اختیار کرنے کے مراحل میں ہیں۔ مزید یہ کہ سروے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مصنوعی ذہانت کو مختلف قسم کی مالی خدمات میں استعمال کیا جا رہا ہے، جن میں دھوکہ دہی کی شناخت، صارفین کو خدمات کی فراہمی، مارکیٹنگ، خطرۂ قرض کی جانچ اور پروسیس آٹومیشن وغیرہ شامل ہیں۔ اس تناظر میں، بینکوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ مصنوعی ذہانت سے منسلک خطرات کا خیال رکھیں اور اپنے خطرے کے انتظام کے فریم ورک میں مصنوعی ذہانت کے کاربن فُٹ پرنٹ کو شامل کریں، اور اسے خطرے کے ایک مخصوص زمرے کے طور پر متعارف کرائیں۔ اس کے لیے متعلقہ خطرات کی شناخت، ان کا جائزہ، اور خطرہ کم کرنے کی مؤثر حکمتِ عملیوں کی تیاری اور نفاذ ناگزیر ہے۔

34 گلوبل ای ویسٹ مانیٹر 2024ء۔

35 جب مختلف مالی اداروں میں مصنوعی ذہانت کو بڑے پیمانے پر زیادہ سے زیادہ پروسیسز اور ایپلی کیشنز کے لیے استعمال میں لایا جائے۔

36 جب بیشتر تر مالی ادارے چند فراہم کنندگان کی جانب سے فراہم کیے گئے یکساں بنیادوں کے حامل یا ملتے جلتے ماڈلز استعمال کریں۔

37 لینٹر، جی۔، سنگھ، جے۔، وین ڈر کرانیج، اے۔، اور ژامبو کی، بی۔ (2024ء)۔ **مصنوعی ذہانت کا عروج: مالی استحکام کے لیے فوائد اور خطرات**۔ *مالی استحکام کا جائزہ*، شمارہ 1۔

38 مالی استحکام بورڈ (2024ء)۔ مصنوعی ذہانت کے مالی استحکام پر اثرات۔

39 الگورتھمی تعصب کا نتیجہ جانبدار یا محدود ان پٹ ڈیٹا، غیر منصفانہ الگورتھم کے باعث غیر شفاف نتائج یا اے آئی کی تیاری کے دوران اخراجی طریقوں کی صورت میں نکلتا ہے۔

40 میک کنزی گلوبل اے آئی سروے 2021ء کے مطابق مالی شعبے کے تقریباً 60 فیصد جواب دہندگان نے بتایا کہ انہوں نے کم از کم ایک مصنوعی ذہانت کی سہولت سے استفادہ کیا۔

41 میک کنزی (2021ء)۔ مستقبل کے مصنوعی ذہانت پر مبنی بینک کی تشکیل۔

سب سے پہلا اور بنیادی قدم مصنوعی ذہانت کے نظاموں کو اپنانے سے وابستہ ممکنہ ماحولیاتی خطرات کو تسلیم کرنا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ بینکاری شعبے میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والی مصنوعی ذہانت کی ٹیکنالوجیاں ڈیٹاکبیر وقت پروسیسنگ اور درستگی کی ضرورت کے باعث بہت زیادہ توانائی استعمال کرتی ہیں۔ خطرات کی نشاندہی کے بعد بینکوں کو مصنوعی ذہانت کے ماڈلز سے وابستہ کاربن کے ان کی پوری میعاد کے دوران اخراج کی پیمائش کرنا ضروری ہے۔[42] کاربن اکاؤنٹنگ کے جی ایچ جی پروٹوکول ٹول کٹ[43] اور اوپن ایل سی اے[44] جیسے آلات ٹھوس ماحولیاتی اثرات کو جانچنے میں مدد کر سکتے ہیں۔ آخر میں، بینکوں کو اپنے مصنوعی ذہانت کے نظاموں کے ماحولیاتی اثرات محدود کرنے کے لیے خطرات زائل کرنے کی حکمتِ عملیوں کو نافذ کرنا ہو گا۔ کم توانائی استعمال کرنے والے اے آئی ماڈلز اور الگور تھم ماحولیاتی خدشات سے نمٹنے میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ ایک اور حل گرین کلاؤڈ کمپیوٹنگ کے طریقوں کو اختیار کرنا ہے، یعنی ایسے ڈیٹا سینٹرز کا استعمال جو قابلِ تجدید توانائی کے ذرائع سے چلائے جاتے ہوں۔ مصنوعی ذہانت سے متعلق کاربن خدشات کو خطرے کے انتظام کے موجودہ فریم ورکس میں شامل کرنا اور کاربن اخراج سے متعلق خطرات کو دیگر روایتی خطرات کے برابر اہمیت دینا بہت ضروری ہے۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ انٹرنیشنل فنانشل رپورٹنگ اسٹینڈرڈز (آئی ایف آر ایس) ایس ون اور ایس ٹو کے تحت بھی کمپنیوں پر لازم ہے کہ وہ پائیداری سے متعلق تمام خطرات اور مواقع، بالخصوص ماحولیاتی تبدیلی سے متعلق انکشافات کی تفصیلات ظاہر کریں۔[45] پاکستان میں ان معیارات کو مرحلہ وار اختیار کرنے کی تجویز دی گئی ہے، جس کا آغاز فہرست شدہ کمپنیوں سے مجموعی اثاثوں، ٹرن اوور اور ملازمین کی تعداد جیسے مخصوص معیارات کے تحت کیا جائے گا۔[46] اس امر پر خاص زور دیا جانا چاہیے کہ بینکوں کو مصنوعی ذہانت کے کاربن فُٹ پرنٹ کے لیے خطرہ مول لینے کی صلاحیت اور برداشت کی سطح واضح طور پر متعین کرنی چاہیے۔ مناسب حدود مقرر کرنے سے بینک آپریشنل کارکردگی اور ماحولیاتی خدشات کے درمیان توازن قائم رکھتے ہوئے مصنوعی ذہانت کے نظاموں کو مؤثر انداز میں نافذ کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔

---

42 تکاچینکو، این۔ (2024ء)۔ بینکاری شعبے کے خطرے کے انتظام کے فریم ورکس میں مصنوعی ذہانت کے کاربن فٹ پرنٹ کا انضمام۔ بینکاری شعبے میں پائیدار تعمیل کے لیے حکمت عملیاں اور آلات۔

43 جی ایچ جی پروٹوکول کے آلات کمپنیوں اور شہروں کو گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج کی جامع اور قابلِ اعتماد فہرستیں تیار کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ اور ممالک اور شہروں کی اس معاملے میں مدد کرتے ہیں کہ وہ کس طرح اپنے ماحولیاتی مقاصد کی سمت پیش رفت کا پتہ لگا سکتے ہیں۔

44 اوپن ایل سی اے مفت اور اوپن سورس سافٹ ویئر آلہ ہے جسے زندگی کی عمر جانچنے اور پائیداری کے دیگر تجزیوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔

45 آئی ایس ایس بی اور آئی ایف آر ایس کے پائیداری ظاہر کرنے کے معیارات کا تعارف اس لنک پر دستیاب ہیں:

https://www.ifrs.org/sustainability/knowledge-hub/introduction-to-issb-and-ifrs-sustainability-disclosure-standards/

46 ایس ای سی پی کی پریس ریلیز: آئی ایف آر ایس پائیداری کو ظاہر کرنے کے معیارات کو اختیار کرنا، اس لنک پر دستیاب ہے:

: https://www.secp.gov.pk/wp-content/uploads/2025/01/Press-release-on-Jan-1.pdf